مدینۃ المسیح

جناب مولوی ذوالفقار علی خانصاحب ناظر اعلیٰ رخصت سے واپس تشریف لے آئے ہیں ✤

پیر سراج الحق صاحب نعمانی جو علاقہ بنگال میں تبلیغ کے لئے گئے ہوئے تھے۔ واپس آگئے ہیں ✤

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت دفتر پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے بہت سے غربا اور مساکین کو لحاف اور گرم کپڑے تقسیم کئے ہیں ✤

میاں عبداللہ صاحب ٹیلر بعارضہ نمونیا چند روز بیمار رہ کر ۱۰ دسمبر فوت ہوگئے۔ اور مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ گئے ہیں ✤

رسولِ کریم صلعم پر "شُدھی سماچار" کے ناپاک حملے

ہر جگہ جلسے منعقد کر کے صدائے احتجاج بلند کی جائے

ہندو زبانی طور پر مسلمانوں سے دوستی اور محبت کے خواہ کتنے ہی دعوے کریں۔ لیکن اُن میں ایک بڑا طبقہ ایسا موجود ہے۔ جس نے اپنی زندگی کا سب سے بڑا مقصد مسلمانوں کی دلآزاری اور تکلیف دہی سمجھ رکھا ہے۔ اور اس کے لئے وہ تہذیب و شرافت دیانت و انسانیت کو بالکل بالائے طاق رکھکر ایسی ایسی حرکات کرتا رہتا ہے۔ جو نہایت ہی دلدوز اور رنج افزا ہوتی ہیں۔ مسلمانوں کو ابھی ہندوؤں کی وہ شرارتیں بھولی نہیں۔ جو گذشتہ سال راجپال رکانی چرن اور ورتمان نے بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات والا صفات کے خلاف نہایت ناپاک اور گندے الفاظ استعمال کر کے کی تھیں۔ اور جن کی وجہ سے ہندوستان کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک تمام مسلمانوں میں رنج و ملال کا طوفان پیدا ہو گیا تھا۔ لیکن ہندوؤں کو اس سے کیا۔ جب ساری ہندو قوم ایسے بدقماش اور منہ پھٹ لوگوں کی قدردانی کرنے کے لئے موجود ہو۔ اور ہر طرح انہیں امداد دے رہی ہو تو کیوں نہ ایسے نئے نئے فتنہ انگیز پیدا ہوتے رہیں ✤

دہلی کے اخبارات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندی کے ایک رسالہ نے جس کا نام "شدھی سماچار" ہے۔ اپنے ستمبر کے پرچہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف ایک نہایت ہی شرانگیز اور ناپاک مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں دیگر انبیاء کرام کے خلاف بھی نہایت گندے الفاظ استعمال کئے ۔۔۔ اس کی غرض سوائے اس کے

اخبار الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۲۷ء
Digitized by Khilafat Library Rabwah
احباب کرام کے لئے نئے سال کے نئے نئے علمی و روحانی تحفے
خود بھی پڑھیئے - دوسروں کو بھی پڑھایئے
تقریر جلسہ ۱۹۲۷ء
یہ حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی وہ بیش بہا اور نصائح سے پُر تقریر ہے - جو حضور نے جلسہ سالانہ ۱۹۲۷ء کے پہلے دن فرمائی - اپنے آقا و مولا کے کلمات طیبات کو حرز جان بنانے والوں اور ان کو دوسروں تک پہنچا کر ثواب حاصل کرنے والے دوستوں کے لئے اسے کتابی شکل میں شائع کیا جا رہا ہے - قیمت صرف ۴؍
حضرت مسیح موعود کا دعوےٰ کارنامہ
یہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی وہ معرکۃ الآرا تقریر ہے جو حضور نے جلسہ سالانہ ۱۹۲۷ء کو دوسرے دن فرمائی - اور جس کی اشاعت کے لئے احباب ایک سال سے تقاضہ فرما رہے تھے - اب بہت بڑے اہتمام سے چھپ رہی ہے - امید ہے دوست اسے زیادہ سے زیادہ تعداد میں خرید کر غیر احمدیوں میں تقسیم کریں گے - کیونکہ اسی میں اس مہتم بالشان سوال کا مکمل طور پر جواب دیا گیا ہے - جو عام طور پر مختلف پیرایوں میں غیروں کی طرف سے کیا جاتا ہے - کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا میں آکر کیا کیا؟ اگر اس حقائق سے مالا مال تقریر کو غیروں تک پہنچا دیا جائے - تو پھر قطعی ناممکن ہے - کہ وہ اس سوال کا تسکین بخش جواب سنکر صداقت کے آگے سر تسلیم خم نہ کریں ؎
دوستو! یہی وہ چیز ہے جسے ملک میں کثرت کے ساتھ پھیلا دینا چاہیئے - پھر دیکھنا کس قدر شاندار نتائج نکلتے ہیں ؎
حجم تقریباً ۱۴۴ صفحات سائز ۲۰×۳۰/۱۶ ولائتی کاغذ کی قیمت فی نسخہ ۵؍
مگر تقسیم کرنے والوں کو ۱۰؍ سینکڑہ اور دیسی کاغذ کی قیمت ۳؍
مگر تقسیم کرنے والوں کو ۵؍ سینکڑہ جو لاگت ہی کے قریب ہے -
رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۸ء
پچھلے سالوں بھی مجلس مشاورت کی رپورٹیں چھپتی رہی ہیں - مگر اب کے جو رپورٹ چھپ رہی ہے - وہ ان سے کہیں زیادہ مکمل اور ضخیم ہے اس دفعہ اس میں قادیان کے ہر ایک صیغہ کی الگ الگ کارگذاری بھی دکھلائی گئی ہے - تاکہ احباب جماعت کو معلوم ہو کہ مرکز میں کیا کیا کام ہوتے ہیں - یہ قابل فخر چیز دوسروں کو بھی دکھانی چاہیئے - حجم تقریباً ساڑھے تین سو صفحہ مگر قیمت صرف ۱۲؍
دوسرا حصہ
برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول
اس کتاب کا پہلا حصہ ۱۷ جون کے موقعہ پر ہی بک گیا تھا - اب اس کا دوسرا حصہ شائع کیا گیا ہے جس میں پہلے سے بھی زیادہ شاندار مضامین اور نظمیں حضرت نبی کریم صلعم کی شان عالی میں جمع کی گئی ہیں اور وہ بھی سب کی سب عیسائیوں ہندوؤں سکھوں اور آریہ سماجیوں کی جن کی کل تعداد ۶۲ ہے ممکن نہیں کہ غیر مسلم اسے پڑھیں اور آقائے دو جہان کے مدح خوان نہ ہوں -
حجم ۱۰۰ صفحہ قیمت صرف ۵؍
۱۷ جون کو ہندو اور سکھ اصحاب کے لیکچر
یہ وہ مجموعہ تقاریر ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی تحریک پر ملک کے مختلف سربرآوردہ ہندو جینی اور سکھ اصحاب نے ۱۷ جون کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت بے نظیر قربانیوں اور عدیم المثال احسانات پر فرمائیں - یہ ایسی بیش بہا چیز ہے کہ دوست اسے کثرت سے خریدیں - اور نہ صرف خود پڑھینگے بلکہ غیر مسلموں کو بھی پڑھائینگے -
قیمت ۶؍
ملنے کا پتہ: - بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان
پہلی بار چھپ رہے ہیں
تردید آریہ سماج میں دو نئے ٹریکٹ
انہیں آریہ سماج ہی کی مسلم اور مستند کتابوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ موجودہ وید ہرگز ایسی کتاب نہیں جو دنیا کی ہدایت و رہنمائی کر سکے - کیونکہ یہ تو انسانی سمجھ اور فہم سے ہی قطعی بالا ہے - جو جائیگا اسے پڑھ کر کوئی عمل کر سکے - یہ بالکل نیا مضمون اور نئی تحقیق ہے - احباب ضرور خریدیں اور پڑھیں حجم ہر دو حصص ۳۲ صفحہ قیمت ۱؍ اور ۸؍ سینکڑہ
دوسری دفعہ طبع ہوگا
دنیا کا محسن
یہی وہ مفید بے نظیر اور اپنی طرز کی پہلی تقریر ہے - جو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے ۱۷ جون کو آنحضرت صلعم کی پاک زندگی - بلند پایہ اخلاق اور عدیم المثال احسانات پر نہایت ہی پر تاثیر رنگ میں فرمائی تھی - جو پہلی بار پانچ ہزار چھپوانے کے باوجود ہاتھوں ہاتھ بک گئی - اب اسے حضور کی نظر ثانی کے بعد دوستوں کے پیہم تقاضوں پر دوسری مرتبہ پہلے سے بھی زیادہ اہتمام کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے -
قیمت فی نسخہ ۴؍ مگر تقسیم کرنے والوں کو پندرہ روپیہ سینکڑہ میں ملے گی ؎
تیسری مرتبہ شائع ہو رہا ہے
مسلمانوں کے حقوق اور نہرو رپورٹ
یہ وہ مہتم بالشان مضمون ہے جو حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے مسلمانوں کو نہرو رپورٹ کے مہلک اثرات سے بچانے کیلئے رقم فرمایا - یہ پہلی دفعہ الفضل میں چھپا پھر دوسری بار اڑھائی ہزار کی تعداد میں کتابی صورت میں شائع کیا گیا - مگر چونکہ وہ چھپنے کے ساتھ ہی فروخت ہو گیا - اس لئے دوستوں کی مزید فرمائشات پوری کرنے کیلئے تیسری بار چھپوایا جا رہا ہے جن احباب نے ابھی اس بیش بہا ضروری مضمون کو نہیں منگوایا وہ جلد اپنی فرمائشیں بھیجدیں فی نسخہ ۴؍ مگر ۱۲؍ سینکڑہ
چوتھا ایڈیشن نکلیگا
کشتی نوح
یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ تعلیم پر مشتمل تصنیف ہے جو کئی ماہ ہوئے ختم ہو چکی تھی - مگر چونکہ اس کی مانگ بدستور جاری رہی اس لئے اعلیٰ کاغذ بہترین لکھائی اور دیدہ زیب چھپائی سے مزین کر کے چوتھی بار شائع کیا جا رہا ہے - اپنے آقا و مولا کی اس لطیف و پاکیزہ تصنیف کو خرید کر غیروں میں ہی تقسیم کیجئے تاکہ انہیں حضور پر نور کی تعلیم کا علم ہو اور آئندہ بیہودہ اعتراض کرنے سے پرہیز کریں - قیمت ۶؍
ملنے کا پتہ: - بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان
ہر ایک اشتہار کی صحت کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل
(ایڈیٹر)

مکرمی السّلام علیکم

بتقاضائے وقت اور حالات حاضرہ نے آپ پر بخوبی روشن کر دیا ہے۔ کہ معادنت اور رواداری قومی باہمی کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ اس لئے جب تک ان اصولوں کو رواج دیکر سلسلہ میں عام نہ کیا جائیگا۔ تب تک یہ ترقی ملتوی رہیگی آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرانی ضروری معلوم ہوتی ہے کہ جناب اس رشتہ اتحاد کی خاطر راقم الحروف سے کوآپریشن کر کے قومی بنیاد کو مستحکم کرنے کیلئے قدم اٹھائیں۔ اور اگر آپ کی طاقت اور بس کی بات ہو۔ تو خاکسار سے منسلکہ ذیل اشیاء کی پرائس لسٹ میں سے کسی چیز کی فرمائش بھیجیں۔ یا بھجوائیں۔ اور اگر ان اشیاء سے تعلق نہ رکھتے ہوں۔ تو آپ اپنے حلقہ اثر میں سفارش کریں۔ اور ان دوستوں کے نام ارسال فرمائیں۔ جو آپ کے گرد ونواح میں ان چیزوں کی تجارت کرتے ہوں۔ یا آرڈر دینے کے مجاز ہوں۔ مثلاً ہیڈ ماسٹر سکول۔ ہیڈ کلرک پلٹن اور فوجی افسر وغیرہ مال از قسم سپورٹس جو سکولوں اور پلٹنوں میں خرچ ہوتا ہے۔ اور سامان بینڈ ڈرم اور فلیوٹ وغیرہ اور سامان بیگ پائپ وغیرہ بکفایت عمدہ تسلی بخش اور نہایت علی ارسال ہوگا۔ پرائس لسٹ منگائیگا ؛

نظام اینڈ کو شہر سیالکوٹ

اعلانات

اول
مشین قیمہ ولایت سے آگئی

ہماری قیمہ کی مشین۔ خدا کے فضل سے اس قدر مقبول ہوئی ہے۔ کہ پہلا چالان تھوڑی ہی مدت میں ختم ہوگیا۔ اور دوسرے چالان تک ہمیں اشتہار بھی بند کرنا پڑا۔ اب بفضل تعالےٰ ہم یہ اعلان کرنے کے قابل ہوئے ہیں۔ کہ **تازہ مال پہونچ گیا ہے**۔ پہلے آئے ہوئے آرڈروں کی تعمیل کی جارہی ہے۔ اگر کسی صاحب کو مشین نہ بھیجی گئی ہو۔ تو دوبارہ لکھ کر منگا لیں۔ یہ مشین دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ نہایت کارآمد اور خوبصورت ہے۔ اور خوبصورت ڈبوں میں بند ہے۔ مصالحہ وغیرہ پیسنے کے پرزہ جات بھی ہمراہ ہیں۔ جن احباب نے ابھی تک نہ منگائی ہو۔ وہ جلد منگا لیں۔ ورنہ پھر دوسرے چالان کا انتظار کرنا پڑے گا ؛

قیمت صرف چھ روپیہ بارہ آنے (۶ روپے ۱۲ آنے)

دوم
ولایتی مشین سیویاں

یہ خبر بھی نہایت خوشی سے سنی جائیگی۔ کہ سیویاں بنانے کی مشین بھی ولایت سے تیار کرائی گئی ہے۔ لاجواب چیز ہے۔ بہت خوبصورت اور مضبوط ہے قیمت بھی نہایت کم مقرر کی گئی ہے۔ یعنی صرف پانچ روپیہ فی عدد

سوم
ادویات وغیرہ پیسنے کی مشین

یہ مشین بھی چند دنوں تک ولایت سے پہونچنے والی ہے مفصل اعلان جلسہ سالانہ سے پہلے کیا جائیگا ؛

جلسہ سالانہ

کے موقعہ پر نمائش اور فروختگی کیلئے یہ مشینیں قادیان میں کسی مناسب جگہ پر رکھی جائینگی۔ علاوہ ازیں زراعتی آلات وہر قسم کی دیگر مشینری ہم سے مل سکتی ہے۔ ہماری باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے ؛

ایم عبد الرشید اینڈ سنز سوداگران مشینری احمدیہ بلڈنگ بٹالہ (پنجاب)

قادیان میں سکنی اراضی

قادیان ریلوے لائن انشاء اللہ ۲۰ر دسمبر ۱۹۲۸ء سے کھل جائیگی۔ اسوقت تک اسی خیال سے سکنی اراضی کی فروخت روک رکھی تھی کہ ریلوے لائن کھل جائیگی۔ تو اسوقت کے حالات کے ماتحت نئے نقشے بنا کر اور نئی شرح طے کر کے قطعات کی فروخت کا اعلان کیا جائیگا۔ سو اب احباب کی اطلاع کیلئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ محلہ دارالبرکات میں جو ریلوے سٹیشن کے عین سامنے اور اس کے بالکل قریب ہے قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ ریلوے روڈ پر بھی اور اندر کی طرف بھی قیمت موقعہ اور حیثیت کے لحاظ سے الگ الگ مقرر کر دی گئی ہے۔ جو بذریعہ خط وکتابت معلوم کیجا سکتی ہے۔ بڑی سڑک یعنی ریلوے روڈ (جو محلہ دارالبرکات اور دارالفضل کے درمیان واقع ہے۔) کے اوپر دو کنال سے کم زمین نہیں دی جاویگی۔ اور اندر کی طرف جہاں باقاعدہ راستے چھوڑے گئے ہیں۔ ایک کنال سے کم کا قطعہ فروخت نہیں ہوگا۔ اور قیمت مقررہ میں کمی بیشی نہیں ہوگی۔ اور نہ ہی قیمت بالاقساط وصول کی جائیگی۔ خواہشمند احباب مجھ سے یا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل کے ساتھ خط وکتابت فرمائیں ؛

خاکسار مرزا بشیر احمد قادیان پنجاب

ہندوستان کی خبریں

کلکتہ - ۵ دسمبر - آل انڈیا خلافت کانفرنس کا اجلاس کلکتہ میں ۲۵-۲۶ اور ۲۷ دسمبر کو منعقد ہوگا -

لاہور - ۶ دسمبر - سبکدوش شدہ فوجی ملازموں کا جو جتھا حصول اراضی کی جدوجہد کرنے کیلئے لاہور آیا ہوا ہے - وہ آج صبح گورنمنٹ ہاؤس میں ستیہ گرہ کرنے کے ارادہ سے اپنی فرودگاہ (متصل سمادھ مہاراجہ رنجیت سنگھ) سے روانہ ہوا - اور ڈیوڑھی دروازہ کے باہر باغ میں لگ جا بیٹھے - تھوڑی دیر کے بعد ایک یورپین افسر نے وہاں پہونچکر انہیں منتشر ہونے کو کہا - ڈسٹرکٹ ڈپٹی کمشنر بھی آپہونچے - آپ نے سردار انوپ سنگھ صاحب سے کہا کہ گورنر تو یہاں موجود نہیں ہیں - ملک معظم کا نمائندہ ہونے کی حیثیت سے آپکو حکم دیتا ہوں - کہ آپ منتشر ہوجائیں - سردار صاحب نے کہا کہ ہم نے تمہاری حکومت کے لئے اپنی جانیں جوکھوں میں ڈالیں - توپوں اور گولوں کا مقابلہ کیا - لیکن ہمیں کوئی خاطر خواہ صلہ نہیں ملا - میری جماعت بھوکی مر رہی ہے - آپ کے توسط سے ہماری شنوائی ہوجائے تو ہم واپس چلے جانے کو تیار ہیں - ڈپٹی کمشنر نے سردار صاحب کو سمجھایا بجھایا - اور امداد کا یقین بھی دلایا - اس پر سردار صاحب انہیں اور سپرنٹنڈنٹ پولیس کو جماعت کے سامنے لے آئے - انہیں دیکھکر جتھے والوں نے آہ و زاری سے آسمان سر پر اٹھا لیا - ان کی عورتیں بھی دہائی دے رہی تھیں - ڈپٹی کمشنر نے انہیں کہا - کہ آپ لوگ سردست واپس چلے جائیں - اور جنوری کے مہینہ میں پھر واپس آجائیں -

دہلی ۶ دسمبر - صوبہ دہلی کی توسیع کے لئے جو غور و خوض ہو رہا ہے - اس کے متعلق معلوم ہوا ہے - کہ عنقریب دہلی کے سرکردہ ہندو مسلمانوں کا ایک جلسہ ہونے والا ہے -

لاہور ۶ دسمبر - لاہور کے افسوسناک فسادات میں ایک شخص نانک چند ٹھیکیدار افیون قتل ہوا تھا - مقدمہ مذکور میں ایک ملزم علم دین مفرور تھا - جو کہ بعد ازاں گرفتار کر لیا گیا - آج پولیس نے اس کے خلاف مقدمہ بدیں وجہ واپس لے لیا ہے - کہ گواہان اس کو شناخت نہیں کرتے ؎

جو درس گاہیں امتحانات السنہ شرقیہ کے ٹائٹلوں یعنی مولوی - مولوی عالم - مولوی فاضل - منشی - منشی عالم - منشی فاضل کے لئے طلباء تیار کرتی ہیں - وہ اورنٹیل کالج لاہور کے ساتھ نئے قواعد کی رو سے اپنا الحاق کرا سکتی ہیں - قواعد مطبوعہ کی ایک کاپی دفتر اورنٹیل کالج لاہور سے مل سکتی ہے - جو درسگاہیں الحاق کی خواہشمند ہوں وہ ۱۵ جنوری ۱۹۲۹ء سے قبل اپنی درخواست بپتہ ذیل بھیجدیں ؎ اے - سی وولنر ایم - اے - سی آئی - ای پرنسپل صاحب بہادر اورنٹیل کالج لاہور

دہلی - ۷ دسمبر - معلوم ہوا ہے - کہ کلکتہ کانگریس اور سائمن بائیکاٹ کے لئے بنگالی قوم پرستوں کی سرگرمیوں کو گورنمنٹ بے چینی کے ساتھ دیکھ رہی ہے - کرسمس کے ہفتہ میں ہی سائمن کمیشن کا کلکتہ پہونچنا اور بھی زیادہ تشویش کا موجب ہے - اس لئے گورنمنٹ نے احتیاط کے طور پر شمالی ہند سے ایک توپخانہ بذریعہ سپیشل ٹرین کلکتہ روانہ کیا ہے - جو اختتام کانگریس تک وہاں ہی رہیگا

دہلی - ۵ دسمبر - بلدیہ کے ایک اجلاس میں فیصلہ کیا گیا - کہ جن اشخاص نے متواتر انتباہ کے بعد بھی اپنے بچوں کو پرائمری مدارس میں نہیں بھیجا - ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے -

لاہور - ۷ دسمبر - نارتھ ویسٹرن ریلوے کی مقامی مشاورتی کمیٹی کے ۱۶ ویں اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے ایجنٹ نے کہا کہ پشاور سے لیکر منگلور تک ایک تھرو (ناقابل تبدیل) ریل گاڑی جاری کرنے کی تجویز پر غور کیا جا رہا ہے - یہ سروس ہندوستان میں سب سے لمبی ہوگی - اور غالباً دنیا کی طویل ترین سروسز میں سے ایک ہوگی - یہ ریل گاڑی منگلور سے براستہ مدراس بیزواڑہ - ناگپور - اٹارسی اور دہلی ہوکر پشاور جائیگی ؎

کلکتہ - ۷ دسمبر - بنگال کی کانگریس پارٹی کے موقر اخبار فارورڈ کے دفتر پر آج شام کو پولیس نے دھاوا کرکے تلاشی لی - یہ تلاشی یکم دسمبر کے پرچہ میں ایک مضمون گورنمنٹ کے خلاف شائع ہونے کے سلسلہ میں لی گئی ہے - مضمون مذکور لالہ لاجپت رائے اور دیگر لیڈروں پر پنجاب پولیس کے حملہ کے متعلق تھا ؎

پنجاب یونیورسٹی نے اعلان کیا ہے - کہ ایم - ایس - ایل - سی یعنی انٹرنس کا امتحان ۱۱ ماہ مارچ کی بجائے ۸ مارچ ۱۹۲۹ء کو منعقد ہوگا -

سونی پت میں جو کھانڈ کا کارخانہ گورنمنٹ کی طرف سے کھلنے والا ہے - اس پر گورنمنٹ کی طرف سے عمل درآمد شروع ہوگیا ہے - پراسپکٹس وغیرہ چھپ چکے ہیں ؎

غیر ممالک کی خبریں

جمعہ کی شام یا شنبہ کی صبح کو ملک معظم کی حالت میں کسی قسم کی ترقی نہیں ہوئی جمعہ کے دن آپ کی طبیعت بے چین رہی - شنبہ کی صبح کو جو بلیٹن شائع ہوا اس میں لکھا تھا - کہ درجہ حرارت ابھی تک ٹھہرا ہوا ہے - مگر رات کو چند گھنٹہ ملک معظم نے آرام فرما لیا - عام حالت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی -

لندن - ۹ دسمبر - ملک معظم کی صحت میں ابھی تسلی بخش اضافہ نہیں ہوا - آپ کے پھیپھڑے میں سوزش کا پیدا ہوجانا درجہ حرارت کو بڑھا رہا ہے - پانچ ڈاکٹروں نے مل کر آپ کی بیماری کے متعلق مشورہ کیا - خیال کیا جاتا ہے - کہ ملک معظم کا اپریشن ہوگا - مگر وہ اس قدر کمزور ہیں - کہ اپریشن کی تکلیف کو برداشت نہیں کر سکیں گے ؎

پشاور - ۵ دسمبر - افغانستان کی تازہ اطلاعات مظہر ہیں - کہ حکومت افغانستان نے اپنے عساکر ملیہ میں روسی اور جرمن افسروں کی بجائے ترکی افسر مقرر کرلئے ہیں - تاکہ افغانستان کی فوج میں قواعد و پریڈ کا انتظام ترکی نمونہ پر ہو ؎

لندن - ۴ دسمبر - آج دارالعوام کا اجلاس منعقد ہوا - اور اس میں پوسٹ ماسٹر جنرل نے کہا - کہ حال ہی میں عدالت عالیہ نے جو یہ فیصلہ کیا ہے - کہ اخبارات میں جو فٹ بال کے مقابلہ شائع ہوتے ہیں - وہ خلاف قانون ہیں - اس سے اس موسم میں ہر ہفتہ ۳۶ ہزار پونڈ ڈاکخانہ کو نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے ؎

ماسکو - ۴ دسمبر - مسٹر رشبروک ہانوت کمشنر فنانس نے مرکزی مجلس انتظامیہ میں بالشویک حکومت کا جو میزانیہ پیش کیا ہے اس میں قومی مدافعت کیلئے ۸۴ کروڑ روبل بھی درج ہیں - گذشتہ سال قومی مدافعت کے لئے ۷۴ کروڑ ۲۰ لاکھ روبل منظور کئے گئے تھے

لندن - ۴ دسمبر - لارڈ برکن ہیڈ نے ایک تقریر کے دوران میں کہا - کہ اب لوگ وزراء کی تقریروں کی نسبت مطلقہ عورتوں کے نکاح ثانی کے مسائل میں زیادہ دلچسپی لیتے ہیں - اس کی وجہ خواہ یہ ہے کہ یا تو عوام کو وزراء سے کوئی دلچسپی نہیں رہی - اور یا ان کی حیثیت مطلقہ عورتوں سے بھی کم ہے ؎

پشاور - ۶ دسمبر - ۴ دسمبر تک عساکر افغانی اور باغیوں میں متعدد لڑائیاں ہوئیں - اب جلال آباد کے نزدیک باغیوں کا کوئی قابل ذکر اجتماع موجود نہیں - البتہ چوری چھپے ہر روز دارات کو منتشر حملے ہوتے رہتے ہیں - اس وقت تک اس بغاوت میں صرف شنواری قبیلہ شریک ہے - اور کسی اور قبیلہ کی شرکت کی کوئی توقع بھی نہیں - سڑک ابھی تک بند ہے - قافلہ لنڈی کوتل میں رکا ہوا ہے - افغانی حکام کی کوششیں کہ بغاوت پھیلنے نہ پائے - کامیاب ہوگئی ہیں - بیان کیا جاتا ہے - کہ باغی سرغنہ جو ہندوستان میں یا تو گرفتار کر لیا گیا ہے یا قتل کردیا گیا ہے ؎

لندن - ۶ دسمبر - آج کمانڈر کینیس وردی نے دارالعوام میں سزائے موت کے خلاف مسودہ قانون کی پہلی قرأت کی اجازت ایک رائے کی کثرت سے حاصل کرلی ہے -

واشنگٹن - ۵ دسمبر - مسٹر کولج نے کانگریس میں میزانیہ پیش کیا ہے - جس میں ۳ ارب ۸۰ کروڑ ۱۰ لاکھ ڈالر خرچ اور ۶ لاکھ ۱۰ ہزار ڈالر بچت دکھائی گئی ہے ؎

لندن - ۱۰ دسمبر - حکام صیغہ شاہی ہوا انتظام کر رہے ہیں - کہ ہندوستان کے سفر کو کم کرکے ۶ دن تک کیا جائے مسافر اور ڈاک بذریعہ ہوائی جہاز بھیجے جائیں -

نئی دہلی - ۷ دسمبر - افغانی قونصل جنرل کی تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں - کہ جلال آباد میں امن قائم ہوگیا - حکومت افغانستان کو شنواریوں کی اس سازش کا علم پہلے تھا - لیکن شاہ امان اللہ خاں چاہتے تھے - کہ خونریزی نہ ہو - اور کشت و خون کی نوبت نہ آئے - اسی وجہ سے قیام امن کے لئے معمولی تدابیر اختیار کرنے پر قناعت کی گئی - لیکن ۳ دسمبر کو جب شورش نے مکمل ہوئی بغاوت کی صورت اختیار کرلی - اور باغیوں نے جلال آباد پر حملہ کردیا حکومت کی سپاہ بھی تیار رہی - ایک مختصر مقابلہ کے بعد اس نے حملہ آوروں کو پسپا کردیا - باغیوں کے اٹھ سو آدمی مارے گئے اور پکڑے گئے -

(شیخ عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا)

پروگرام جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ بابت ۱۹۲۸ء

چونکہ پروگرام میں کسی قدر ترمیم ہوئی ہے۔ اس لئے احباب کی اطلاع کے لئے دوبارہ شائع کیا جاتا ہے۔ سابقہ شائع شدہ پروگرام منسوخ سمجھا جائے۔

پہلا دن ۲۶ - دسمبر ۱۹۲۸ء بروز بدھ

پہلا اجلاس

وقت	مضمون	مقرر
۹½ بجے سے ۱۰ بجے تک	تلاوت قرآن کریم ونظم	
۱۰ 〃 〃 ۱۰½ 〃 〃	افتتاحی تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ	
۱۰½ 〃 〃 ۱۱ 〃 〃	خطبہ مجلس استقبالیہ	جناب میر محمد اسحاق صاحب ناظر ضیافت
۱۱ 〃 〃 ۱۲ 〃 〃	اسلام اور حفظان صحت	جناب چوہدری ظفر اللہ خانصاحب بار ایٹ لاء
۱۲ 〃 〃 ۱۲½ 〃 〃	نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاریخی شخصیت	جناب میر محمد اسحاق صاحب
۱۲½ 〃 〃 ۱ 〃	مغربی دنیا میں عیسائیت کی موجودہ حالت اور تبلیغ اسلام کے لئے موقع	جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم اے مبلغ انگلستان
	نماز ظہر وعصر ایک بجے سے اڑھائی بجے تک	

دوسرا اجلاس

وقت	مضمون	مقرر
۲½ بجے سے ۳½ بجے تک	ضرورت نبوت	جناب شیخ عبدالرحمن صاحب مصری
۳½ 〃 〃 ۴½ 〃	رپورٹ صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ	جناب ناظر صاحب اعلےٰ
۴½ 〃 〃 ۵ 〃	جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات	جناب ملک غلام فرید صاحب ایم اے مبلغ انگلینڈ

دوسرا دن ۲۷ - دسمبر ۱۹۲۸ء بروز جمعرات

پہلا اجلاس

وقت	مضمون	مقرر
۹½ بجے سے ۱۰ بجے تک	تلاوت قرآن کریم ونظم	
۱۰ 〃 ۱۱ 〃	سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰت والسلام	جناب ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب مبلغ امریکہ
۱۱ 〃 ۱۱½ 〃	تعلیم وتربیت اولاد	جناب مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب
۱۱½ 〃 ۱ 〃	نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور غیر مبایعین	جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی
	نماز ظہر وعصر ایک بجے سے اڑھائی بجے تک	

دوسرا اجلاس

تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اڑھائی بجے سے شروع ہوگی۔

تیسرا دن ۲۸ دسمبر ۱۹۲۸ء بروز جمعہ

پہلا اجلاس

وقت	مضمون	مقرر
۹½ بجے سے ۱۰ بجے تک	تلاوت قرآن کریم ونظم	
۱۰ 〃 ۱۱½ 〃	تاریخ آریہ سماج اور اُس کے اختلافات	جناب میر قاسم علی صاحب
۱۱½ 〃 ۱۲½ 〃	ذکر حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	جناب حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری
	نماز جمعہ ساڑھے بارہ بجے سے اڑھائی بجے تک	

دوسرا اجلاس

تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اڑھائی بجے سے شروع ہوگی۔

فتح محمد سیال ایم اے ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

کیا ہو سکتی ہے۔ کہ مسلمانوں کی خواہ مخواہ دل آزاری کر کے انہیں وقفت رنج والم کیا جائے۔ چنانچہ اس فتنہ انگیز مضمون کا یہ نتیجہ رونما ہو رہا ہے۔ کہ جہاں جہاں اس کی اطلاع پہونچ رہی ہے۔ وہاں کے مسلمان اپنے صدمہ عظیم کا اظہار جلسوں کے ذریعہ کر رہے ہیں۔

گورنمنٹ کو چاہئے تھا۔ اس رسالہ کی اشاعت پر جلد سے جلد قانونی کارروائی کرتی۔ اور اس کے شائع کرنے والوں کو عبرت انگیز سزائیں دیتی۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ گورنمنٹ نے ابھی تک اس کے متعلق کچھ نہیں کیا۔ اس وجہ سے مسلمانوں کو اور بھی زیادہ زور کے ساتھ اس بارے میں آواز اٹھانے کی ضرورت ہے ہم اس کے متعلق تفصیل سے اگلے پرچہ میں لکھیں گے۔ اور بتائیں گے کہ ورتمان اور شدھی سماچار نے کس قدر کمینہ اور رذیلانہ حرکت کا مرتکب ہوا ہے۔ لیکن تمام مسلمانوں سے عموماً اور اپنی جماعت سے خصوصاً کہتے ہیں۔ کہ اس ناپاک رسالہ کے خلاف ہر جگہ جلسے کر کے صدائے احتجاج بلند کی جائے۔ اور جلسہ کی کارروائی جلد سے جلد گورنمنٹ کے پاس بھیجکر مطالبہ کیا جائے۔ کہ وہ اس رسالہ کے خلاف قانونی کارروائی کرے۔ ایسے جلسوں کی اطلاعات مسلمان اخبارات میں بھی بھیجی جائیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کا قادیان آنیوالی سب سے پہلی گاڑی پر سفر

قادیان ریلوے لائن کا افتتاح

احمدی احباب بیرونجات کو اس بات کا تو علم ہو چکا ہے۔ کہ بٹالہ قادیان ریلوے کی پہلی گاڑی انشاء اللہ ۲۰۔ دسمبر کو چلے گی۔ اور باہر کی آمدہ اطلاعات سے یہ بھی معلوم دیتا ہے کہ کئی ایک احباب اپنے جلسہ کے لئے سفر کو اس تاریخ کے لئے ملتوی یا آگے کر رہے ہیں۔ تاکہ قادیان ریل گاڑی اور پہلی گاڑی سے پہنچیں۔ اور بعض بزرگوں کے دل میں ابھی معلوم نہیں کیا امنگیں اور خیالات ہونگے۔ میں ان سب احباب کی خوشی کے لئے اطلاع دیتا ہوں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بھی ارادہ رکھتے ہیں۔ کہ اس پہلی گاڑی پر امرتسر سے قادیان تک سفر کریں۔ اور حضور گاڑی پر سوار ہو کر دعا مانگنا شروع کرینگے۔ اور اگر پہلی گاڑی صبح کے پانچ بجے امرتسر سے روانہ ہوئی۔ جیسا کہ ٹائم ٹیبل سے ظاہر ہے۔ کہ ایک گاڑی کا وقت صبح پانچ بجے ہے۔ تو حضور فجر کی نماز بھی انشاء اللہ گاڑی میں ہی ادا فرمائینگے۔ جبکہ گاڑی چھ بجے کے قریب بٹالہ سے قادیان کی طرف روانہ ہوگی۔ قادیان کی احمدی آبادی کا بیشتر حصہ اسی گاڑی پر سوار ہونے کے لئے امرتسر جانیکو تیار ہے۔ اکثر احباب معہ اہل وعیال جانے کیلئے تیار ہیں۔ پس بیرونجات کے احمدی احباب جو اس گاڑی پر سفر کرنے کے لئے روانہ ہونگے۔ وہ انشاء اللہ اپنے آپکو حضرت صاحب کی معیت میں پائینگے۔ اور حضور کی دعاؤں میں حصہ لینے والے ہونگے۔

خاکسار حشمت اللہ ناچیز خادم حضرت خلیفۃ المسیح واجب۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل 74

نمبر ۴۸ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ دسمبر ۱۹۲۸ء | جلد ۱۶

احباب جلسہ سالانہ پر بکثرت آئیں اور غیر از جماعت اصحاب کو ضرور ساتھ لائیں

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ اس مقدس اور برگزیدہ انسان کا مقرر کردہ جلسہ ہے۔ جسے خدا تعالےٰ نے اس زمانہ میں دنیا کی روحانی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا۔ اور جس نے اس دنیا پرستی کے زمانہ میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد اپنے ہر ایک پیرو کے لئے لازمی قرار دیا۔ اس وجہ سے ہر ایک احمدی کا مذہبی فرض ہے۔ کہ اس موقعہ پر سلسلہ کے مرکز قادیان میں آئے۔ اور جماعت کے سالانہ اجتماع میں شریک ہو کر ان فیوض اور برکات سے مستفیض ہو۔ جو اس تقریب سے وابستہ ہیں۔

جن اصحاب کو خدا تعالےٰ نے ہر سال اس اجتماع میں شریک ہونے کی توفیق بخشتا ہے۔ وہ خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ ہر بار وہ اپنے ایمان اور اپنی روحانیت میں کس قدر اضافہ محسوس کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر مخلص احمدی خواہش رکھتا ہے۔ کہ اسے پھر بھی یہ موقعہ نصیب ہو۔ تا کہ وہ روحانیت کے اس ابلتے ہوئے چشمہ سے اپنی روح کو سیراب کر سکے اور گردوپیش کے حالات اور واقعات سے اس کے قلب پر جو گرد پڑ چکی ہو۔ اسے دھو سکے۔ مگر باوجود اس خواہش اور دلی تمنا کے بعض اوقات کئی قسم کی بیرونی اور ذاتی مشکلات کئی اصحاب کے رستہ میں حائل ہو جاتی ہیں۔ جن پر غالب آنے کے لئے کسی بیرونی تحریک کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور بہت تھوڑا سا سہارا بھی بہت کچھ کام کر جاتا ہے۔ اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم یہ تحریک کر رہے ہیں۔ کہ اس دفعہ بھی احباب جلسہ سالانہ میں شریک ہونے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔ اور کسی بڑی سے بڑی مشکل اور رکاوٹ کو سد راہ نہ بننے دیں۔ جو اصحاب ابھی سے یہ نیت اور ارادہ کر لیں گے۔ کہ خواہ کچھ ہو۔ وہ ضرور جلسہ سالانہ میں شامل ہونگے۔ اور اس کے لئے اپنی طرف سے کوشش کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں گے۔ خدا تعالےٰ اپنے فضل سے ان کے ارادہ کو پورا کرنے کے سامان پیدا کر دیگا۔ اور جو رکاوٹیں اس وقت انھیں نظر آ رہی ہونگی۔ انھیں دور کر دیگا۔ لیکن اگر خدانخواستہ ان کی رکاوٹیں دور نہ ہوں اور وہ جلسہ کے موقعہ پر نہ بھی آسکیں تو اس طرح بھی وہ گھاٹے میں نہیں رہیں گے۔ خدا تعالےٰ ان کی نیت اور ارادہ پر ہی انھیں وہ اجر اور ثواب عطا کر دے گا۔ جو جلسہ میں شامل ہونے پر انھیں حاصل ہوتا۔ کیونکہ انھوں نے اپنی طرف سے شمولیت جلسہ کے لئے کوشش کرنے میں کوتاہی نہ کی ہوگی۔ لیکن ان کے راستہ میں چونکہ ایسے موانع حائل ہو گئے۔ جن کا دور کرنا ان کے بس کی بات نہ تھی۔ اس لئے وہ اللہ تعالےٰ سے اجر پانے کے مستحق ہو جائینگے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں جب کفار سے لڑائیاں ہوتی تھیں۔ اس وقت ہر ایک مسلمان کا جنگ کے لئے نکلنا کتنا ضروری ہوتا تھا۔ اور جو خوش قسمت اس وقت میدان جنگ میں جاتے تھے۔ ان کا کتنا بڑا درجہ تھا۔ خدا تعالےٰ نے اپنے کلام پاک میں اس کا خاص طور پر ذکر فرمایا ہے۔ اور اس شرف سے محروم رہنے والوں پر انھیں بہت بڑی فضیلت عطا کی ہے مگر ساتھ ہی ان لوگوں کو مستثنےٰ قرار دیدیا ہے۔ جنھیں حقیقی مجبوریوں اور معذوریوں نے جہاد میں شامل ہونے سے باز رکھا۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ لایستوی القاعدون من المومنین غیر اولی الضرر۔ مومنوں میں سے گھروں میں بیٹھ رہنے والے میدان جنگ میں جانے والوں کے برابر نہیں ہو سکتے۔ سوائے ان کے جو کسی تکلیف اور معذوری میں مبتلا ہوں۔

اس ارشاد خداوندی سے ظاہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے ایسے لوگوں کو جو کسی تکلیف میں مبتلا ہونے کی وجہ سے جہاد میں شریک نہ ہو سکیں۔ جہاد میں شامل ہونے والوں کے مساوی قرار دیا ہے۔ اور اپنے فضل و کرم سے ان کی معذوری کو ملحوظ رکھکر انھیں جہاد کے ثواب اور درجہ سے محروم نہیں رکھا۔

اس زمانہ میں جبکہ اہل دنیا۔ دنیا پر گرے پڑتے ہیں۔ اور اسی ہندوستان میں انہی ایام میں بیسیوں اجتماع ایسے ہونگے جن کی غرض و غایت محض دنیوی مفاد اور دنیوی منافع ہوگی۔ صرف دین کی خاطر جماعت احمدیہ کے جلسہ میں آنا یقیناً بہت بڑا جہاد ہے اس لئے جو لوگ اس جلسہ میں شریک ہونگے۔ خدا تعالےٰ کے نزدیک ان کا بہت بڑا درجہ ہے۔ جسے حاصل کرنے کی ہر ایک احمدی کو سرگرم کوشش کرنا چاہیئے۔ اور جو بغیر کسی جائز اور حقیقی مجبوری اور مشکل کے آنے سے باز رہیں گے۔ ان پر آنے والوں کو بہت بڑی فضیلت حاصل ہوگی۔ لیکن جو کسی معذوری کی وجہ سے نہیں آسکیں گے۔ وہ خدا تعالےٰ کے نزدیک ثواب کے مستحق ہونگے۔

اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا ہر ایک مومن کا فرض نہیں کہ وہ کسی قسم کی مشکلات کی پروا نہ کرتے ہوئے سالانہ جلسہ کی تقریب میں شریک ہونے کی پوری پوری کوشش کرے۔ اور اپنی کوشش کے نتیجہ کو خدا تعالےٰ کی مشیت پر چھوڑ دے۔ اگر خدا تعالےٰ اسے توفیق عطا فرمائے۔ تو وہ شامل ہو کر برکات سے بہرہ اندوز ہو جائے لیکن اگر خدانخواستہ مشکلات اور مجبوریاں اسے راستہ نہ دیں۔ اور وہ اپنی ساری کوشش اور سعی سے ان پر غالب نہ آسکے۔ تو خدا تعالےٰ کے اس فضل و کرم پر نظر رکھے۔ جو ایسے حالات میں اس کی طرف سے نازل ہوتا ہے۔

اس طرح ہماری جماعت کا کوئی شخص بھی جلسہ کے ثواب سے محروم نہیں رہ سکتا۔ نہ وہ جو بذات خود شریک جلسہ ہو۔ اور نہ وہ جو ناقابل عبور مشکلات اور مجبوریوں کی وجہ سے شامل نہ ہو سکے۔

ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ اگر ہماری جماعت کے لوگ ابھی سے سالانہ جلسہ پر تشریف لانے کا پختہ ارادہ کر لیں۔ اور اس کے لئے پوری پوری کوشش کریں۔ تو خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے ان کا بہت بڑا حصہ اپنے اس مبارک ارادہ میں ضرور کامیاب ہوگا اور ان برکات کا وارث بن سکے گا۔ جو خدا تعالےٰ نے اس اجتماع سے وابستہ کر رکھی ہیں۔

اس کے ساتھ ہی ہم یہ بھی کہنا چاہتے ہیں۔ کہ نہ آنے کی صورت میں صرف وہی لوگ ثواب کے مستحق ہونگے۔ جنھوں نے اپنی طرف سے آنے کی کوشش کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا ہوگا۔ لیکن جو اپنی لاپرواہی یا سستی کی وجہ سے کسی معمولی اور غیر حقیقی عذر کی بنا پر نہ آئیں گے۔ وہ قطعاً کسی اجر کے مستحق نہ ہونگے۔

پھر ہم یہ بھی کہنا چاہتے ہیں۔ کہ احباب نہ صرف خود ہی تشریف لائیں۔ بلکہ غیر از جماعت لوگوں کو بھی پوری کوشش اور سعی سے اپنے ساتھ لائیں۔ کئی دوسرے لوگ اس راستہ کی تکلیف کی وجہ سے نہ آسکتے تھے۔ جو بٹالہ اور قادیان کے درمیان کا ہے۔ مگر اس سال تو خدا تعالےٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے اس تکلیف کو بھی دور کر دیا ہے۔ اور امرتسر سے سیدھی قادیان کو ریلوے گاڑیاں چلیں گی۔ اس وجہ سے وہ بآرام آ جا سکیں گے۔ ان کی رہائش کا بھی حتے الامکان بہترین انتظام کیا جائے گا۔ پس احباب کو اس بارے میں خاص کوشش سے کام لینا چاہیئے۔ اور زیادہ سے زیادہ غیر از جماعت اصحاب کو اپنے ساتھ لانا چاہیئے۔

دن بہت تھوڑے رہ گئے ہیں۔ اگر ابھی سے اس کے لئے بھی کوشش کی جائے گی۔ تو نتیجہ زیادہ بہتر نکل سکیگا۔

اچھوت اقوام کے حقوق پر غور کرنے والی سب کمیٹی

سرجان سائمن صدر تحقیقاتی کمیشن نے ایک سب کمیٹی بدیں غرض مقرر کرنے کا اعلان کیا ہے۔ کہ وہ یو۔ پی کی اچھوت اقوام کے مطالبات اعداد و شمار اور دیگر اہم معاملات پر غور کرے۔ لیکن آریہ معاصر ملاپ (۷ دسمبر) سرجان سائمن کی اس منصفانہ اور نہایت ہی معقول کارروائی پر اس لئے چیں بہ جبیں ہو رہا ہے۔ کہ ایسی کوشش "سیاسی طور پر ہندوؤں کو مفلوج بنانے کی کوشش کرنا ہے" چنانچہ لکھتا ہے:۔

"جب ہندو جاتی خود اس امر کے لئے کوشاں ہے۔ کہ اپنے پسماندہ افراد کو فرزندی مجلسی ادھیکار دے۔ تو پھر غیر ملکیوں کو یہ حق کہاں سے حاصل ہو جاتا ہے۔ کہ وہ ہندو جاتی کے مجلسی شیرازہ میں تنگ و دو کریں۔ سرجان کا یہ نئی سب کمیٹی پیدا کرنا ایک ایسی فرقہ وارانہ چال ہے۔ جس کا مطلب یو۔ پی کے ہندوؤں کو دو طبقات میں بلا وجہ بانٹنا ہے"۔

"ملاپ" سے ہم پوچھنا چاہتے ہیں۔ ہندوؤں نے اچھوت اقوام کو اپنے ساتھ ہی کب ملایا ہے۔ کہ اب ان کے حقوق کے متعلق غور کرنے کو وہ "ہندوؤں کو دو طبقات میں بلا وجہ بانٹنا" قرار دے رہا ہے پھر اچھوت خود اپنے میمورنڈم میں کمیشن کو صاف طور پر واضح کر چکے ہیں کہ وہ ایک جداگانہ قوم اور علیحدہ نمائندگی کے خواہاں ہیں۔ اور صاف طور پر مطالبہ کر چکے ہیں:۔

"اچھوتوں کے لئے علیحدہ نیابت منظور کی جائے۔ ملازمتوں میں نیابت دی جائے۔ ہندو ہمیں اچھوت قرار دیتے ہیں ہمیں کوئی حق نہیں دیتے"!

دراصل ہندوؤں کا اس کمیٹی کے خلاف شور و شر کرنے کا مقصد یہ ہے۔ کہ غریب اچھوت کوئی حق حاصل نہ کر سکیں۔ اور ہندو ان کے طفیل مزے اڑاتے رہیں۔

تبلیغ عیسائیت

معاصر وکیل (۵۔ دسمبر) لکھتا ہے۔ اس وقت دنیا میں عیسائیوں کی سات سو تبلیغی انجمنیں مسیحیت کی اشاعت کے لئے کام کر رہی ہیں اور ۱۹۲۳ء میں مختلف یورپین ممالک کی طرف سے ان کو جو مالی امداد دی گئی۔ وہ بقدر ایک کروڑ اکتالیس لاکھ چودہ ہزار آٹھ سو چھیالیس روپیہ تھی۔ باوجود عیسائی عقائد کی نمایاں اور واضح کمزوریوں کے ہر سال دنیا کے مختلف گوشوں میں لاکھوں انسانوں کا فرزندان تثلیث میں شامل ہو جانا عیسائیوں کی انہی مالی قربانیوں اور ذاتی کوششوں کا نتیجہ ہے۔

احمدی جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے استیصال عیسائیت اور اشاعت اسلام کیلئے اپنی حیثیت کے لحاظ سے اس سے بڑھکر قربانیاں کر رہی ہے۔ لیکن کیا دیگر مسلمان بتا سکتے ہیں۔ کہ وہ عیسائیت کے اس بڑھتے ہوئے طوفان اور دین قیم کے نشر و اشاعت کے لئے کس قدر جو

اشارات

فاضلکا میں ذبیحہ گائے کی اجازت کو کمشنر صاحب جالندھر کے بحال رکھنے کا ذکر کرتا ہوا ہندوؤں کا "گورو گھنٹال" (۸۔ دسمبر) لکھتا ہے:۔

"ایک ایسے شخص سے جو خود گائے کا گوشت کھاتا ہو۔ ہندوؤں کے جذبات کی ترجمانی کرانا اگر حماقت اور بیوقوفی نہیں۔ تو اور کیا ہے مسٹر کنولی (کمشنر صاحب) کی ذہنیت کے آدمی سے سوائے اس کے اور کچھ امید نہ ہو سکتی تھی۔ کہ وہ فیروزپور کے گائے خور ڈپٹی کمشنر کی ہاں میں ہاں ملاتا۔ اور اس نے ایسا ہی کیا"۔

اگر مسٹر کنولی سے "ہندوؤں کے جذبات کی ترجمانی کرانا" اس لئے "حماقت اور بے وقوفی" ہے۔ کہ وہ خود گائے کا گوشت کھاتے ہیں۔ تو پھر "گورو گھنٹال" کے اس مشورہ کے متعلق کیا کہا جائے گا۔ کہ

"فاضلکا کے ہندو باشندوں کے لئے یہ موقعہ ہے۔ کہ وہ کمشنر کے حکم کے خلاف گورنر پنجاب کے پاس اپیل کریں"۔

کیا گورنر صاحب پنجاب کے متعلق "گورو گھنٹال" کو یقین ہے۔ کہ وہ گائے کا گوشت کھانا جائز نہیں سمجھتے۔ اور ان کے دل میں گائے کی ایسی ہی تقدیس جاگزین ہے۔ جیسی ہندوؤں کے دلوں میں ہے اگر نہیں۔ تو جس بات کو وہ "حماقت اور بے وقوفی" قرار دیتا ہے۔ اسی کے کرنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔

دوسرا مشورہ "گورو گھنٹال" نے اپنے چیلوں کو یہ دیا ہے "انہیں چاہیئے۔ کہ وہ بھی اپنے حقوق کا مطالبہ کریں۔ اور فاضلکا میں کسی مناسب جگہ پر سؤر کے گوشت کی دوکان کھولے جانے کی اجازت حاصل کر لیں"۔

"گورو گھنٹال" کا خیال ہوگا جس طرح ہندوؤں نے گائے ذبح کرنے کے خلاف شور و شر مچایا۔ اور مسلمانوں کو ان کے جائز حق سے روکنے کی کوشش کی۔ اسی طرح مسلمان جب سنیں گے۔ کہ ہندو سؤر کے گوشت کی دوکان کھولنا چاہتے ہیں۔ تو وہ بھی اس کے خلاف آواز بلند کرینگے۔ مگر اسے معلوم ہونا چاہیئے۔ مسلمان سؤر کے گوشت کو اس کی ناپاکی اور اس کے بد اثرات کی وجہ سے قابل نفرت سمجھتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی اسے من بھاتا کھاجا سمجھ کر کھاتا ہے۔ تو مسلمانوں کو اس سے کیا۔ ہندو جس کثرت سے سؤر کا گوشت کھائینگے مسلمان اسی قدر زیادہ خوش ہونگے۔ کہ ایک ناپاک اور غلیظ چیز جتنی جلدی ختم ہو۔ اتنا ہی اچھا ہے۔ البتہ اس بات کا افسوس ضرور ہو گا۔ کہ اس کے لازمی اثرات کھانے والوں میں بہت زیادہ نمایاں ہو جائیں گے

قرآن کریم کی اس آیت کریمہ کو جس میں خدا تعالیٰ نے فدائیان اسلام کے خاص الخاص افراد کا ذکر فرمایا ہے۔ ایک مسلمان اخبار میں ایسی بے ہودگی سے استعمال کیا گیا ہے جو نہائت ہی افسوسناک ہے۔ چنانچہ لالہ لاجپت رائے کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"جن مبارک ہستیوں نے آزادی وطن کی پرخطر منزل میں پہلے قدم اٹھائے۔ ان میں لالہ جی کی ذات سابقون الاولون کی حیثیت رکھتی ہے"۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

اسے ایک مسلم اخبار کے "مدیر معاون" کی علمی بے مائگی سمجھا جائے۔ کہ اسے لالہ جی کی تعریف و توصیف کے لئے کوئی اور لفظ نہ ملا۔ اور وہ قرآن کریم کی ایک مقدس آیت پر ڈاکہ ڈالنے کے لئے اٹھ دوڑا۔ یا اس کی جہالت اور نادانی پر محمول کیا جائے کہ اسے اتنا بھی پتہ نہیں۔ صحیفہ الٰہی میں السابقون الاولون کن کی شان میں آیا ہے۔

مولوی ثناء اللہ اپنی چند کتابوں کا اشتہار بعض اخبارات میں اس عجیب و غریب عنوان کے ساتھ شائع کرا رہے ہیں "وہ کتابیں جو قلعہ قادیان پر بم کا حکم رکھتی ہیں"۔ بم کا حکم رکھنے کا پتہ تو اسی سے لگ سکتا ہے کہ آج تک وہ ایک ذرہ بھی نقصان نہ پہنچا سکیں۔ بلکہ بعض حالتوں میں کھاد کا کام دے رہی ہیں۔ اور کئی خوش قسمت اصحاب کے لئے احمدیت قبول کرنے کا ذریعہ ثابت ہو چکی ہیں۔ مگر یہ ضرور ثابت ہو گیا۔ کہ احمدیت مولوی ثناء اللہ کے سے انسانوں کے نزدیک بھی ایک "قلعہ" ہے۔

"میں اخبار نویسوں سے درخواست کرونگا۔ کہ وہ کوئی ایسا مضمون نہ لکھیں۔ جو کسی کی دلآزاری کرے"۔

کیا کوئی ایسا شخص جو اخبار "زمیندار" کا مطالعہ کرنے والا ہو۔ یقین کر سکتا ہے۔ یہ الفاظ "زمیندار" کے مالک مولوی ظفر علی صاحب کے ہیں۔ مگر ہم یقین دلاتے ہیں۔ انہی کے ہیں۔ لیکن ان کی مراد "کسی" سے صرف "ہندو" ہیں۔ جن کے گن گانے اور لالہ لاجپت رائے کی شان میں قصیدے پڑھنا آجکل ان کا شغل ہے۔ کیونکہ انہی کی عنایات پر وہ دن گذار رہے ہیں۔ ورنہ شریفوں پر بہتان لگانا اور گالیاں دینا ان کی عادت ہے۔ جسے اگر وہ چھوڑنا چاہیں۔ تو بھی نہیں چھوڑ سکتے۔

ڈاکٹر عالم صاحب کو لالہ لاجپت رائے کی حمایت میں تگ و دو کا جو صلہ ہندوؤں کی طرف سے ملا۔ امید ہے۔ عمر بھر اس کی قدر کرینگے۔ ڈاکٹر لوزنگ وغیرہ نے الگ انہیں لتاڑا۔ اور ہندو اخبارات نے الگ ان کا مضحکہ اڑایا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

انتظام جلسہ سالانہ کے متعلق ہدایات

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۷ دسمبر ۱۹۲۸ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

میں نے غالباً پچھلے سے پچھلے خطبہ میں دوستوں کو تحریک کی تھی۔ کہ وہ جلسہ سالانہ کے اخراجات میں کمی کرنے کیلئے مشورے دیں۔ ان مشوروں کو کارکن خواہ منظور کریں۔ یا نہ کریں۔ ان کو اس کا ثواب ضرور مل جائیگا۔ میرے اس خطبہ کے جواب میں بہت سے دوستوں نے باہر سے بھی اور قادیان سے بھی ایسی تجاویز بھیجی ہیں۔ اور ممکن ہے بعض نے براہ راست کارکنان جلسہ کی انجمن کے سامنے بھی ایسی تجاویز پیش کی ہوں۔ مجھے ان تجاویز کو پڑھکر خوشی ہوئی۔ اس لحاظ سے بھی۔ کہ دوستوں کو سلسلہ کے معاملات میں

کافی دلچسپی

معلوم ہوتی ہے۔ اور اس لحاظ سے بھی کہ جس قدر تجاویز آئی ہیں ان کا

بیشتر حصہ معقول

اور ایسا ہے۔ جو آپس میں ملتا جلتا ہے۔ گو یہ مختلف شہروں سے آئی ہیں۔ مگر آپس میں ان کا اتحاد ہے۔ نقصان کے ذرائع اور ان کے علاج میں تقریباً سب متفق ہیں۔ گو اس معاملہ کا تعلق اس کارکن انجمن سے ہے۔ جو جلسہ کا انتظام کرتی ہے۔ لیکن چونکہ عام اعلان میری طرف سے کیا گیا تھا۔ نیز اس خیال سے کہ شائد ان میں سے بعض تجاویز پر عمل کرنا بعض دوستوں کے لئے تکلیف دہ ہو۔ یا بعض کے راستہ میں قانونی مشکلات ہوں۔ قانون سے میری مراد گورنمنٹ کا قانون نہیں۔ بلکہ سلسلہ کا قانون ہے۔ اس لئے میں ان کا عام اظہار کرنا ہی مناسب سمجھتا ہوں۔ تا اگر باہر سے آنے والوں کے لئے بعض تبدیلیاں تکلیف دہ ثابت ہو سکتی ہوں تو وہ ان کو

برداشت کرنے کیلئے تیار

ہو کر آئیں۔

بہت سے دوستوں نے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اخراجات میں بہت سی زیادتی پرہیزی کھانے سے ہو جاتی ہے۔ اس لئے جس طرح ہو سکے اس

پرہیزی کھانا

کا علاج ہونا چاہیئے۔ میں تو شروع سے ہی اس نام کا مخالف ہوں کیونکہ یہ نام بہت دھوکہ دینے والا ہے۔ اور جس سال یہ رسم شروع ہوئی تھی۔ میں نے کہا تھا۔ کہ جو بات آپ لوگ چاہتے ہیں۔ اسے بہادری سے پیش کریں۔ غلط ناموں سے اسے کیوں تعبیر کرتے ہو۔ مگر اس وقت ان کی سمجھ میں یہ بات نہ آئی۔ اور میں نے حکماً اسے بند کرنا اس لئے مناسب خیال نہ کیا۔ کہ یہ کوئی دینی بات نہ تھی اگرچہ یہ رواج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے وقت میں بھی تھا۔ کہ بعض لوگوں کے لئے خاص کھانے تیار کئے جاتے تھے مگر ان دنوں لوگ بہت کم آتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی زندگی کے ایام کے آخری جلسہ پر صرف ۷۰۰ آدمی تھے۔ چونکہ اس وقت اتنے زیادہ لوگ نہ آتے تھے اس لئے اسی نسبت سے

خاص کھانا

کھانے والوں کی تعداد بھی بہت کم ہوتی تھی۔ اس لئے ایسا کھانا گھر سے ہی آ جایا کرتا تھا۔ اگر ۲۰۔۲۱ آدمی خاص کھانا کھانے والے ہوں۔ تو اتنے لوگوں کیلئے گھر میں کھانا تیار کر لینا کوئی مشکل کام نہیں تھا۔ بہرحال اس زمانہ میں ایسا انتظام ضرور تھا۔ گو ایسا وسیع نہیں تھا۔ جتنا اب ہے۔ آہستہ آہستہ وہ لوگ جو انتظام میں زیادہ دخل اور تصرف رکھتے تھے۔ اپنے لئے اور پھر اپنے دوستوں کے لئے ایسے کھانے پکوانے لگے۔ اس پر اعتراض بھی ہوئے۔ اور معترضین نے یہ دلیل پیش کی۔ کہ مسیح موعود کے لنگر میں خاص کھانے کا کیا ذکر ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے جب یہ اعتراض پیش ہوا۔ تو آپ نے فرمایا۔ جو فرق خدا نے رکھا ہے۔ میں اسے کیسے مٹا دوں۔ بعض لوگ دال کے نام سے بھی ڈرتے ہیں۔ حالانکہ بعض صورتوں میں وہ گوشت سے بھی زیادہ مقوی ہوتی ہے۔ تو جو عادت وہ گھر سے لیکر آیا۔ اسے ہم کس طرح بدل سکتے ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے

فیصلہ کے خلاف

ہم نہیں کر سکتے۔

جلسہ کے دنوں میں اگر خاص عام اور درمیانہ درجہ کے کھانے کا انتظام کیا جائے۔ تو نہ تو اتنے کارکن میسر آ سکتے ہیں۔ اور نہ ہی اخراجات برداشت کئے جا سکتے ہیں۔ نیز اس طرح عام لوگوں کو شکایت کا موقعہ بھی ملتا ہے۔ کہ فلاں کو خاص کھانا دیا گیا۔ مجھے کیوں نہیں دیا گیا۔ اس لئے کارکنوں نے اس سے بچنے کے لئے یہ بہانہ کیا۔ کہ اس کا نام

پرہیزی کھانا

رکھدیا جائے۔ جس سے سننے والا یہی سمجھ سکتا ہے۔ کہ یہ بیماروں کا کھانا ہے۔ اور مؤلفۃ القلوب کے طور پر بعض احمدیوں اور غیر احمدیوں کو بھی اس پرہیزی میں شامل کر لیا گیا۔ مگر کجا مانند آں رازے کزو سازند محفلہا۔ ہوتے ہوتے پرہیزی کافی تعداد تک جا پہنچی۔ پہلے سال تو کارکن بہت خوش ہوئے۔ کہ اس طرح کرنے سے خرچ بہت کم ہو گیا ہے۔ لیکن بعد میں تعداد اس قدر بڑھ گئی۔ کہ انہیں اس کے اڑانے کی فکر ہوئی۔ اور یہ مسئلہ پچھلے سے پچھلے سال مجلس مشورہ میں بھی پیش ہوا۔ گو بعض شدت سے اس کے مخالف تھے مگر کثرت رائے اس کے جاری رکھنے کے حق میں تھی۔ اس پر میں نے اس کو جاری رکھنے کی منظوری دی۔ اور کہا کہ اس سال تجربہ کر کے اس انتظام کو دیکھ لیا جائے۔ اگر آرام رہا تو بہتر ورنہ اگلے سال یہ تجویز پھر پیش ہو جائے گی۔ چنانچہ یہ طریق قائم رہا۔ اور چونکہ میں

ایسے فیصلہ کو توڑنا

پسند نہیں کرتا۔ جو جماعت نے کیا ہو۔ سوائے کسی خاص مجبوری کے اس لئے اسے جاری ہی رہنا چاہیئے۔ جب ہم سینکڑوں ہزاروں میلوں سے جماعت کے نمائندوں کو بلاتے ہیں۔ تا کہ متحدہ فیصلہ کیا جا سکے۔ تو پھر اگر اس فیصلہ کو بلاوجہ توڑ دیا جائے۔ تو یہ بات چنداں پسندیدہ نہیں۔ اور اس کا لازمی نتیجہ اس قسم کی استبدادیت ہو گا۔ جو اسلام میں جائز نہیں۔ اسلام نے مشورہ کا حکم دیا ہے اور اس

مشورہ کے احترام کا حکم

بھی دیا ہے۔ گو خلیفہ کو اختیار دیا ہے۔ کہ وہ مفاد سلسلہ کے لئے کثرت کے فیصلہ کو بھی مسترد کر سکتا ہے۔ مگر جہاں تک ممکن ہو اس کی پابندی اور جماعت کے مشترکہ فیصلہ کے احترام کا حکم دیا ہے۔ پس اس کو اڑانے کے لئے یہ مشکل درمیان میں ہے۔ مگر اب ایسی شکایات بھی پہنچی ہیں۔ کہ اس سے خرچ زیادہ ہو گیا ہے۔ اور اگر یہ شکایت صحیح ہے۔ تو اس کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔ خصوصاً اس سال جبکہ قحط پڑا ہوا ہے اور ممکن ہے اس سال خرچ بڑھ جائے۔ پس اس سال

اخراجات میں تخفیف

کا سوال اور جماعت کے مشورہ کا احترام میرے مدنظر ہیں۔ اس لئے میرا خیال ہے۔ کہ کوئی ایسی تدبیر سوچنی چاہیئے جس سے کوئی ایسا

درمیانی رستہ

نکل سکے۔ جس سے کثرت رائے کا فیصلہ بھی مسترد نہ ہو۔ اور خرچ میں بھی کمی ہو سکے۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے مجھے فیصلہ کے مسترد کرنے کا بھی اختیار دیا ہے۔ مگر میں سمجھتا ہوں۔ کوئی ایسی اہم ضرورت درپیش نہیں۔ کہ میں اسے رد کردوں۔ اور اگر ایسی تدابیر اختیار کر لی جائیں۔ جن سے مشورہ کا احترام بھی قائم رہے۔ اور خرچ بھی کم ہو۔ تو یہ طریق بہت بہتر ہے۔ چونکہ دوستوں سے مشورہ مانگا گیا تھا۔ اور میں نے اسے قبول بھی کر لیا تھا۔ اس لئے اسے بدلنے سے پہلے ضروری ہے۔ کہ اسے دوبارہ شوریٰ میں پیش کیا جائے۔ یہ ایک بات ہے۔ جو میں جلسہ کے متعلق بیان کرنا چاہتا ہوں۔

دوسری بات

جیسے عام طور پر دوستوں نے پیش کیا ہے۔ ایسی ہے۔ کہ مجھے حیرت ہوتی ہے۔ اس پر پہلے کیوں توجہ نہیں کی گئی جلسہ میں سب سے زیادہ خرچ آٹے کا ہوتا ہے۔ کیونکہ یہاں پر کھانا سادہ ہی ہوتا ہے۔ جہاں پُرتکلف دعوت ہو وہاں آٹے کا خرچ سب سے کم ہوتا ہے۔ لیکن جہاں سادہ ہو۔ وہاں آٹا بہت زیادہ خرچ ہوتا ہے۔ باہر سے بھی اور قادیان کے دوستوں نے بھی لکھا ہے۔ کہ

روٹی کچی

ہوتی ہے۔ جس میں سے پختہ حصہ کھا لیا جاتا ہے۔ اور کنارے کاٹ کر پھینک دئے جاتے ہیں۔ غلط بیانی کی تو کسی کو ضرورت ہی نہیں۔ گو بعض اوقات غلط فہمی ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ بات اس کثرت سے آئی ہے۔ کہ اس کو غلط فہمی پر محمول نہیں کیا جا سکتا۔ معلوم ہوتا ہے ایسا ہی ہوتا ہے اور مجھے حیرت ہے۔ کہ آج تک اس پر کارکنوں کی نظر کیوں نہیں پڑی۔ اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ کچی روٹی نہیں کھائی جا سکتی۔ اور اس طرح

سینکڑوں آدمیوں کا کھانا

ٹکڑوں میں چلا جاتا ہے۔ اور ضائع ہو جاتا ہے۔ میں پچھلی غلطی پر اظہار افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ کارکنوں کے راستہ میں مشکلات بھی ہوتی ہیں۔ اور میں نہیں سمجھتا۔ کہ دنیا میں کوئی اور جگہ بھی ایسی ہو جہاں اتنے آدمیوں کا کھانا

ایک انتظام کے ماتحت

تیار ہوتا ہو بعض عرسوں پر بیشک ہجوم زیادہ ہوتا ہے۔ لیکن وہاں صرف ایک روٹی ہی ملتی ہے۔ اور ایک روٹی دیدینا معمولی بات ہے۔ لیکن چودہ پندرہ ہزار آدمیوں کو کئی دن تک کھانا کھلانا بہت مشکل ہے۔ اور اتنے بڑے

انتظام میں کوتاہیاں

ہو سکتی ہیں۔ مگر پھر بھی میں کہوں گا۔ کہ کارکنوں کا اس طرف توجہ نہ کرنا قابل افسوس ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ اب وہ ضرور اس طرف توجہ کریں گے۔ میں نے بھی ایک سال لنگر خانہ میں کام کیا ہے۔ مگر میرا تجربہ اتنا قلیل ہے۔ کہ میں انہیں کوئی مشورہ نہیں دے سکتا۔ میرے وقت میں صرف ۲۷۰۰ آدمی جلسہ میں شامل ہوتے تھے۔ اس لئے میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ یوں کرلو۔ مگر یہ مشورہ ضرور دوں گا۔ کہ وہ کوئی نہ کوئی تجویز ضرور نکالیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ لکل داءٍ دواء۔ یعنی ہر مرض کے لئے اللہ تعالیٰ نے دوا پیدا کی ہے۔ اور کچی روٹی بھی ایک مرض ہے۔ اس کی دوا بھی ضرور ہوگی۔ اگرچہ مجھے معلوم نہیں

ان تجاویز میں جو تخفیف اخراجات کے سلسلہ میں مجھے موصول ہوئی ہیں۔ بعض بہت لطیف اور کار آمد ہیں۔ طالب علموں میں سے

احمدیہ سکول کے بوائے سکاؤٹس کی تجاویز

بہت کار آمد اور مفید ہیں۔ اور معلوم ہوتا ہے۔ انہوں نے اس کے متعلق بہت غور و خوض سے کام لیا ہے۔ اگرچہ وہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں۔ مگر نہایت لطیف ہیں۔ اور ان سے بہت بچت ہو سکتی ہے۔ میں ان لوگوں کے متعلق جنہوں نے مشورے دئے ہیں۔ خصوصاً احمدیہ سکول کے سکاؤٹس کے متعلق

اظہار خوشنودی

کرتا ہوں۔ وہ ایسے لطیف ہیں۔ کہ جب میں نے ان کو پڑھا۔ تو مجھ پر اتنا اثر ہوا کہ میں نے دستخط دیکھے۔ کہ شاید ان میں کوئی بڑا آدمی ہو۔ مگر دستخط بھی ایک لڑکے کے ہی تھے۔

یہ تجاویز نہایت ہی معقول ہیں۔ اور ایسی باریک باتیں نکالی گئی ہیں۔ جس طرح کوئی پولیس آفیسر تحقیقات کرتا ہے۔ دستخط کرنے والا اگرچہ پولیس انسپکٹر کا لڑکا ہے۔ مگر وہ خود پولیس انسپکٹر نہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ جتنے مشورے باہر سے یا یہاں سے آئے ہیں۔ ان

سب سے زیادہ لطیف

سکاؤٹس کے مشورے ہیں۔ اگر ہمارے طالب علم اس روح سے زندگی بسر کرنے کی کوشش کریں۔ تو یہ امر ہمارے لئے بہت ٹھنڈک کا موجب ہوگا۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ جس طرح انہوں نے تدابیر بتائی ہیں۔ ان پر عمل بھی کریں گے۔ میں کوشش کروں گا۔ کہ کارکن کمیٹی ان سب کو قبول کرلے۔ گو ممکن ہے۔ کوئی قبول نہ ہو سکے۔ لیکن ان کا فرض ہے۔ کہ وہ عملی طور پر ایسا کام کرکے دکھائیں۔ جو مفید ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ باتیں کرنے سے کام نہیں ہوتے۔ بلکہ کام کام کرنے سے ہی ہوتے ہیں۔ اور

ایک مثال

دیا کرتے تھے۔ اور اس پر ہنسا بھی کرتے تھے۔ فرماتے۔ ایک امیر کے باورچی خانہ میں بہت سے کتے گھسے رہتے تھے۔ وہ ایک دن دیکھنے آیا۔ تو اسے پتہ لگا۔ کہ اس طرح بہت نقصان ہوتا ہے نوکروں نے کہا۔ کہ جناب کیا کیا جائے۔ دروازہ نہیں۔ اس لئے کتے آجاتے ہیں۔ اس نے کہا یہ تو معمولی بات ہے۔ پہلے ہی مجھے اس کے متعلق تم لوگوں نے کیوں نہ بتایا۔ آخر اس نے احاطہ بنوا دیا۔ اور دروازہ لگا دیا۔ کتوں کو جب یہ ماجرا معلوم ہوا تو وہ رونے لگے۔ ان کو روتے دیکھ کر ایک بڈھا کتا ان کے پاس آیا اور دریافت کیا۔ کہ تم پر کونسی ایسی مصیبت آئی ہے۔ کہ رو رہے ہو۔ انہوں نے بتایا۔ کہ مصیبت سی مصیبت ہے۔ ہمارا سارا گذارا اس باورچی خانہ پر تھا۔ اب یہاں لگ گیا ہے دروازہ۔ ہم کہاں سے کھائیں گے۔ اس نے کہا بیشک دروازہ تو لگ گیا ہے۔ مگر اسے بند کون کریگا۔ تو اصل بات یہ ہے کہ کام کرنے سے ہی کام چلتا ہے۔ پس میں امید کرتا ہوں۔ کہ سکاؤٹس ان تجاویز پر عمل بھی کرینگے۔ اور جو کچھ انہوں نے کہا ہے۔ اس سے بہتر کام کرکے دکھائیں گے۔ باقی دوستوں سے بھی میں یہی کہوں گا۔ کہ جہاں تک ہو سکے۔ کفایت مدنظر رکھیں۔ بعض دوستوں نے

ایک اور مشورہ

بھی دیا ہے۔ میں نے جس سال انتظام کیا تھا۔ اس پر عمل بھی کیا تھا۔ گو اس سے غلط فہمی بھی ہوئی۔ مگر اس پر عمل کرنے سے فائدہ ہوا۔ اور خرچ بھی کم ہوا۔ اور وہ یہ ہے کہ ہر ایک انجمن سے کچھ ایسے کارکن لئے جائیں۔ جو

اپنی اپنی جماعتوں کا انتظام

کریں۔ اس سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ ایک تو یہ کہ وہ لوگ اپنی ضروریات کو اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ اور اگر کوئی غلطی یا کوتاہی ہو جائے۔ تو دوسروں کو سمجھا بھی سکتے ہیں۔ کہ ایسا ہو ہی جاتا ہے دوسرے یہ فائدہ ہوگا۔ کہ بعض دفعہ جو بد دیانت لوگ کھانا لیجایا کرتے ہیں۔ وہ نہیں لے جا سکیں گے۔ یہاں تو کوئی ایسا بد دیانت یا بھیڑ کے لباس میں بھیڑیا ہو سکتا ہے۔ جو دھوکہ دہی سے زیادہ کھانا لے جائے۔ مگر مہمان کو کیا ضرورت ہے۔ کہ وہ دس کی جگہ بیس آدمی کا کھانا لے جائے۔

یہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ وہ سارا کام کریں۔ کام یہاں کے لوگ ہی کریں۔ لیکن ان کو شامل ضرور کر لیا جائے۔ اس پر گو اعتراض بھی ہوتے ہیں۔ کہ ہم جلسہ سننے کے لئے آتے ہیں۔ یا کام کرنے کیلئے لیکن اگر انہیں سمجھایا جائے۔ کہ وہ اتنی

قربانی کریں

کہ جلسہ سننے کے بعد کام بھی کریں۔ آخر کچھ وقت وہ اِدھر اُدھر پھرتے ہیں بھی تو صرف کرتے ہیں۔ تو وہ آمادہ ہو سکتے ہیں۔ میں نے جس سال ایسا کرنا چاہا۔ پہلے لوگ اس میں شامل نہیں ہوتے تھے لیکن آخر سمجھانے سے وہ اس پر آمادہ ہو گئے۔ وہ شائد حضرت خلیفہ اول کا آخری یا اس سے پہلا سال تھا۔ اس میں گو دقت بھی ہوگی لیکن اگر دوست سمجھیں۔ اور قربانی کریں۔ اور ایسے دوست ہر سال بدلتے رہیں۔ تو انتظام میں بہت سہولت ہو سکتی ہے۔

اس کے بعد میں دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ یہ خیال کرکے کہ میں کفایت و اقتصاد پر بہت زور دے رہا ہوں

جلسہ پر لوگوں کو لانیکی تحریک

کو ہی بند نہ کردیں۔ کفایت کی تحریک اسی حد تک ہے۔ جہاں تک انتظام کا تعلق ہے۔ لوگوں کے آنے کے لحاظ سے تو ہمارا فرض ہے۔ کہ اگر

ساری دُنیا

کو لاسکیں۔ تو لے آئیں۔ ہم کو زید یا بکر کے لئے نہیں کھڑا کیا گیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کبھی یہ نہیں کہا۔ کہ میں کسی مخصوص طبقہ کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔ بلکہ یہ کہا۔ کہ

"دنیا میں ایک نذیر آیا۔ الخ"

گویا آپ کا پیغام کسی خاص قوم یا ملک سے مخصوص نہیں۔ بلکہ ساری دنیا کے لئے ہے۔ پس اگر آسکے۔ تو ساری دنیا بھی آجائے۔ ہم اپنے گھروں میں فاقہ کرینگے۔ اور جو کچھ ہوگا۔ ان کو کھلائینگے۔ اور ہم اسی حد تک مکلف ہیں۔ جہاں تک ہماری وسعت ہے۔ اگر اس کے بعد بھی وہ بھوکے رہیں گے۔ تو ہم جوابدہ نہیں ہونگے۔ بلکہ ہمارا یہی فعل

خدا کو پسند

ہوگا۔ پس دوست کفایت شعاری کے اعلان سے لوگوں کو لانے کی تحریک میں سست نہ ہو جائیں۔

ضمناً میں یہ بھی ذکر کر دیتا ہوں۔ کہ اس سال

ریل آ گئی ہے۔

اور خرچ کرایہ اور ٹائم ٹیبل بھی ریلوے والوں نے ہمارے پاس بھیج دیا ہے۔ اس لئے ریل کی وجہ سے جو آسانیاں پیدا ہوئی ہیں۔ ان سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ پہلے جو لوگ بوڑھے تھے۔ یا وہ غیر احمدی جن کو کوئی خاص دلچسپی نہیں ہوتی تھی۔ تکلیف کے خیال سے نہیں آتے تھے۔ لیکن اب آسانی ہو گئی ہے۔ اور خرچ میں بھی کفایت ہو گی پہلے جہاں ایک روپیہ کرایہ دینا پڑتا تھا۔ اس سال زیادہ سے زیادہ چار آنے خرچ ہونگے۔ گویا آنے جانے میں ڈیڑھ روپیہ کی بچت ہو جائے گی۔ تو اس سال سفر میں سہولت اور اخراجات میں کمی کے باعث اور بھی

زیادہ تحریک

کرنی چاہیئے۔ کہ لوگ جلسہ میں شامل ہوں۔

ممکن ہے۔ کہ اس سال جو غیر احمدی اصحاب آئیں۔ انھیں پہلے سالوں کی طرح سہولت نہ پہنچ سکے۔ اس لئے ایسے لوگوں کو جو دوست ساتھ لائیں۔ وہ خود ان کا ہر طرح خیال رکھیں۔ کارکن بھی خیال رکھیں گے۔ مگر انھیں خود زیادہ خیال رکھنا چاہیئے۔ اور اگر کوئی کوتاہی ہو جائے تو سمجھا جائے۔ کہ ایسے مجمع میں ایسا ہو ہی جاتا ہے۔ ایک برات کے کھانے کا انتظام مشکل ہوتا ہے۔ اور یہاں تو اس قدر ہجوم ہوتا ہے۔ کہ میں نہیں سمجھتا۔ کہ کوئی معقول آدمی اس بات کو نہ سمجھ سکے۔ پس ساتھ لانے والے خود خیال رکھیں۔ اور سب سے زیادہ یہ ہے۔ کہ

خاص دُعائیں

کی جائیں۔ یہ آیات کے دن ہوتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کے نشان کے دن ہوتے ہیں۔ اس لئے دعاؤں پر بہت زور دینا چاہیئے۔ بعض اوقات ذرا سا نقص تمام کام کو تہ و بالا کر دیتا ہے۔ اور اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو یہ تمام کام اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہی ہوتا ہے۔ جو لوگ نرم بستروں پر بھی کروٹیں بدلتے رہتے ہیں وہ یہاں آ کر کسیر پر سوتے ہیں۔ اور پھر سردی کے دنوں میں سارا سارا وقت بیٹھ کر تقریریں سننا اور پھر ملاقات کے لئے تک بیٹھے رہنا۔ اور پھر بعض اوقات اس پر بھی موقعہ نہ مل سکنا۔ اور پھر ان کا علی الصباح آ جانا۔ یہ سب

اتنی کوفت

ہے۔ کہ بیماری کا شدید خطرہ ہوتا ہے۔ کل ہی سردی میں درس دینے کے لئے کھڑے رہنے کی وجہ سے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ تک میری پسلی میں درد رہا۔ جہاں ایسے اجتماع ہوں۔ وہاں کئی لوگ بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ حالانکہ وہاں

اتنا بوجھ

نہیں پڑتا۔ ہندوؤں کا میلہ ہوتا ہے۔ غوطہ لگایا اور باہر آ گئے۔ عرسوں پر بھی قوالی ہی سننا ہوتا ہے۔ مگر یہاں تو ایسی حالت ہوتی ہے۔ کہ جیسے کسی کو پکڑ کر بیمار کرنے کی کوشش کی جائے۔ مگر خدا تعالےٰ کے فضل سے اتنی کم بیماری ہوتی ہے۔ کہ انسانی بیان اس کی حقیقت کو کھول نہیں سکتا۔ پس

خدا تعالےٰ سے دعائیں

کرنی چاہئے۔ کہ اس کا یہ فضل اور بھی زیادہ ہو۔ اور اس میں روک پیش نہ آئے۔ بلکہ یہ ہمیشہ بڑھتا چلا جائے۔ کیونکہ اس کے فضل ہمیشہ ترقی کرتے ہیں۔

جناب ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے کا بنگال میں دورہ

ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے نے باوجود علالت طبع اور اسہال کی سخت شکایت کے بنگال میں تبلیغی دورہ کیا۔ اور بہت سے مقامات پر پُر زور لیکچر دئے۔ جنہیں نہ صرف مسلمان اعلےٰ تعلیم یافتہ اصحاب نے بلکہ دوسرے لوگوں نے بھی پسند کیا۔ آپ چاٹگام میں تقریر کرنے کے بعد اکھوڑہ پہونچے۔ جہاں صرف دو تین احمدی احباب ہیں۔ انہوں نے پہلے سے لیکچر کا انتظام کیا ہوا تھا۔ چنانچہ ایک انگریز انجنیر کی صدارت میں ڈیڑھ گھنٹہ "حالات حاضرہ اور ان کا علاج" کے موضوع پر زبان انگریزی تقریر کی۔ جو بہت پسند کی گئی۔ سامعین نے جن میں زیادہ تر تعلیم یافتہ ہندو تھے۔ شکریہ ادا کیا۔ اکھوڑہ جنکشن کا انگریز اسٹیشن ماسٹر تو بہت ہی متاثر ہوا۔ اس نے اسٹیشن پر جا کر ملک صاحب کے لئے دوائی بھیجی۔ اور دوسرے دن جب وہ برہمن بڑیہ سے واپس آئے۔ تو گاڑی پر ان کے انتظار کے لئے موجود تھا۔ اور بہت دیر تک گفتگو کرتا رہا۔ وہاں سے آپ کاکورا نام ایک چھوٹے سے گاؤں میں کشتی کے ذریعہ پہونچے اور بیماری کی حالت میں ہی وہاں بھی تقریر کی۔ اس گاؤں میں ۳۵ کے قریب احمدی ہیں۔ یہاں سے فراغت پا کر آپ دوبارہ برہمن بڑیہ پہونچے۔ اور جمعہ کا خطبہ پڑھا۔ جو بذات خود ایک مستقل لیکچر کی حیثیت رکھتا تھا جمعہ کی نماز میں سو کے قریب اصحاب شامل تھے۔ یہاں بھی آپ کو اسہال کی شکایت بدستور رہی۔ برہمن بڑیہ سے آپ بوگرہ گئے اور چونکہ کچہریاں اور دفاتر بوجہ پوجا کی رخصتوں کے بند تھے۔ اس لئے اکثر لوگ باہر گئے ہوئے تھے۔ اور وہاں لیکچر کا انتظام نہ ہو سکا۔ مگر آپ نے مقامی اخبارات کے لئے نہرو رپورٹ کے متعلق مضامین لکھے جو وہاں کے مقامی اخبارات کے علاوہ بنگال کے دوسرے اخباروں میں بھی شائع ہو رہے ہیں۔ وہاں سے اگلے روز آپ رنگپور پہونچے۔ اور اگرچہ بوجہ اسہال طبیعت زیادہ خراب ہو گئی۔ تاہم مسجد احمدیہ میں ایک مقامی رئیس کی صدارت میں نہرو رپورٹ پر لیکچر دیا۔ جو ساڑھے چار بجے شام سے مغرب تک جاری رہا۔ ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ جو کلکتہ کے مشہور اخبارات فارورڈ اور انگلشمین میں شائع ہو چکے ہیں۔ فری پریس کو بھی تار دیا گیا۔ اور اس لحاظ سے یہ میٹنگ بہت کامیاب رہی۔ یہاں آپ نے بعض رؤسا سے انفرادی طور پر بھی ملاقات کی۔ اور مسلمانوں کی اقتصادی و تعلیمی پستی کے متعلق تبادلہ خیالات کیا۔

۱۵۔ نومبر آپ جلپاگوری پہونچے۔ اور وہاں بھی نہرو رپورٹ پر تقریر کی۔ یہ جگہ چونکہ کمشنری کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ اس لئے تعلیمیافتہ اصحاب بتعداد کثیر شامل اجلاس ہوئے۔ خان بہادر ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب صدر جلسہ تھے۔

تقریر قریباً ایک گھنٹہ تک ہوئی۔ یہ جلسہ اس لحاظ سے بہت کامیاب تھا۔ کہ اس میں شامل ہونے والے قریباً سب کے سب تعلیم یافتہ لوگ تھے۔ یہاں بھی ریزولیوشن پاس کر کے اخبارات کو بھیجے گئے۔ لوگوں پر اس تقریر کا بہت اچھا اثر ہوا۔ اور انہوں نے جماعت احمدیہ کی دینی خدمات کا کھلے الفاظ میں اعتراف کیا۔ جلپاگوری کی جماعت اگرچہ بہت مختصر ہے۔ صرف چند ایک نوجوان ہیں۔ جن میں کوئی بھی ابھی قادیان نہیں آیا۔ لیکن سلسلہ کی تبلیغ کا اتنا جوش ہے کہ بڑے بڑے مخالفین کا بڑی جرأت اور کامیابی سے مقابلہ کر رہے ہیں۔ دو باثر مخالف مولویوں نے یہاں کے ہفتہ وار اخبار میں سلسلہ کے خلاف جب مضامین لکھے۔ تو اُن نوجوانوں نے ایک ہندو اخبار کے کالم کرایہ پر لے کر جواب دینے شروع کئے۔ اور اس طرح احمدیوں کی تعداد بڑھنے لگی۔ یہ دیکھ کر مخالفین نے لکھنا بند کر دیا۔

مسلمانان بنگال کی عبرتناک حالت کا جو اثر ملک صاحب موصوف پر ہوا۔ اس کا اندازہ ان کے حسب ذیل الفاظ سے ہو سکتا ہے آپ لکھتے ہیں۔

"پنجاب کے مسلمانوں اور بنگال کے مسلمانوں میں اتنا ہی فرق ہے جتنا پنجاب کے مسلمانوں اور پنجاب کے ہندوؤں میں ہے۔ پنجاب کے مسلمان بنگال کے مسلمانوں سے سیاسی بیداری۔ عام تعلیم۔ اپنے حقوق کے احساس اور دینی غیرت میں بہت بڑھے ہوئے ہیں۔ میں کلکتہ خاص کے متعلق نہیں کہہ سکتا۔ مگر باقی بنگال کے مسلمانوں کا خدا ہی حافظ ہے۔ صوبہ مسلمانوں کا ہے۔ مگر ہندو ہیں تعلیمیافتہ ہیں ہندو سب کچھ ہندو ہیں۔ مسلمانوں کا تو یہ حال ہے۔ کہ چاٹگام کے ایک صاحب کونسل کے ممبر ہو کر نہرو رپورٹ سے قطعاً ناواقف تھے۔ اور ایک صاحب اسمبلی کے ممبر ہو کر نہرو رپورٹ کی ایک کاپی تک اپنے پاس نہ رکھتے تھے۔ ان لوگوں نے مسلمانوں کی کیا راہنمائی کرنی ہے بوگرہ میں دو خان بہادروں سے ملاقات ہوئی۔ ایک تو صاحب فراش تھے۔ اور دوسرے صاحب بالکل جاہل ہیں۔ لیکن گورنمنٹ کی طرف سے بنگال کونسل کے نامزد شدہ ممبر ہیں۔"

پیغامی نیرنگیوں کی حقیقت کا اظہار

(۵)

حضرت امام جماعت احمدیہ کا ایک حوالہ اور "پیغام صلح"

"پیغام صلح" کے سلسلہ مضامین "عقائد باطلہ کی نیرنگیاں" کی غرض و غایت کو واضح کرنے کے بعد اب اس کی ہوائی عمارت کی اصل حقیقت ظاہر کی جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلا حوالہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کا پیش کیا گیا ہے:-

"اس طرح اللہ تعالےٰ نے بتا دیا۔ کہ آپ کی نبوت نہ صرف اس زمانہ کے لئے ہے۔ بلکہ آئندہ بھی کوئی نبی اور نہیں آئے گا۔.... ...... سو اصل بات یہ ہے۔ کہ یہاں آپ کے خاتم النبیین ہونے کے متعلق ایک پیشگوئی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اسلام سے پہلے دنیا میں سینکڑوں نبی گذرے ہیں۔ جن کو ہم جانتے ہیں اور جنہوں نے بڑی بڑی کامیابیاں دیکھیں......... مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دعوے کے بعد تیرہ سو برس گذر گئے ہیں۔ کہ کسی نے آج تک نبوت کا دعوےٰ کر کے کامیابی حاصل نہیں کی......... صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہی پیشگوئی ہے۔ کہ آپ خاتم النبیین ہیں۔" (تشحیذ الاذہان۔ اپریل ۱۹۱۰ء)

اس حوالہ کو ایڈیٹر صاحب "پیغام" نے جس قطع و برید کے ساتھ ناقص طور پر پیش کیا ہے۔ اس میں انہوں نے اس شخص سے پیچھے نہیں رہنا چاہا۔ جس نے لا تقربوا الصلوٰۃ کو نماز کے قریب بھی نہ جانے کے حکم کے ثبوت میں پیش کرتے ہوئے وانتم سکاریٰ کو چھوڑ دیا تھا۔

یہ اقتباس جس عبارت میں سے لیا گیا ہے۔ وہ اس عنوان سے شروع ہوتی ہے۔ "اسلام سب دنیا کے لئے ہے۔" جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ یہاں زیر بحث یہ بات ہے۔ کہ دین اسلام کبھی منسوخ نہیں ہوگا۔ اور کوئی ایسا نبی کبھی نہیں آئیگا۔ جو شریعت محمدیہ کی بجائے کوئی اور شریعت قائم کرنے والا ہو۔ یا اس دین کو ان فیوض و برکات سے کورا اور خالی ثابت کرنے والا ہو۔ جن کا دعوےٰ اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شان خاتمیت کی بنا پر ہے۔ اور جن کا انکار دوسرے لفظوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا انکار ہے۔ جس کا قطعی اور حتمی نتیجہ یہ ہے۔ کہ دین اسلام سب دنیا کے لئے نہیں۔ نہ یہ بات کہ تائید دین اسلام کے لئے کوئی ایسا نبی آسکتا ہے۔ یا نہیں۔ جس کی نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اتباع میں آپ کے افاضہ روحانی کے ذریعہ سے حاصل ہوئی ہو۔ اور یہی طرح اس عبارت کے پہلے ہی فقرہ میں وہ دعوےٰ صاف لفظوں میں مذکور ہے۔ جس کا اثبات اس میں پیش نظر ہے۔ اور جو یہ ہے:-

"میں دیکھتا ہوں۔ کہ تمہید بہت لمبی ہوتی جاتی ہے۔ مگر پھر بھی ضروری ہے۔ کہ میں قرآن شریف سے اس بات کا دعوےٰ دکھاؤں۔ کہ وہ سب دنیا کے لئے ہے۔ اور یہ کہ آنحضرت ہر زمانہ اور ہر جگہ کے لئے خاتم النبیین ہو کر مبعوث ہوئے ہیں۔ اور اب تک جس کو تیرہ سو برس گذر گئے ہیں۔ یا آئندہ آپ کی غلامی سے منکر شخص کی رسائی دربار الٰہی میں نہیں ہوسکتی۔ چنانچہ اول ہی اول جو آیت ہم کو سورہ فاتحہ میں نظر آتی ہے۔ وہ الحمد للہ رب العالمین ہے......... جس میں کہ ہم کو بتایا گیا ہے۔ کہ شکر کرو۔ اس خدا کا جس نے وہ کتاب بھیجی۔ کہ جس نے پہلی سب کتابوں کو موقوف کر کے جو مختلف قوموں کے لئے تھیں۔ اس کتاب کو ارسال کیا۔"

اب اگر ایڈیٹر صاحب "پیغام" اپنے اس دعوے میں سچے ہیں۔ کہ سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس کے بعد اس کے خلاف لکھا۔ تو وہ اس مذکورہ بالا عقیدہ کے خلاف کوئی ایک ہی لفظ دکھا دیں۔ ورنہ ادھوری عبارت کو لے کر اس کا منشاء اس کے اصل مدعا کے خلاف ظاہر کرنا اور پھر تضاد کا دعوےٰ کرنا پرلے درجہ کی خیانت اور مغالطہ دہی ہے۔

پھر اس عبارت کے جس فقرہ کا ایڈیٹر صاحب "پیغام" نے حوالہ دیا ہے۔ خود وہی فقرہ ان الفاظ سے شروع ہوتا ہے:-

"چوتھی آیت جس میں آنحضرت کے عہدہ کی میعاد بیان کی گئی ہے۔ کہ کب تک آپ کا مذہب قائم رہیگا۔ یہ ہے۔"

پھر جو الفاظ اس فقرہ کے خود ایڈیٹر صاحب نے پیش کئے ہیں۔ کہ "آپ کی نبوت نہ صرف اس زمانہ کے لئے ہے بلکہ آئندہ بھی کوئی نبی نہیں آئے گا۔" یہ بھی اسی مدعا کو ظاہر کرتے ہیں۔ اسی طرح اس کے پیش کردہ یہ الفاظ کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوے کے بعد تیرہ سو برس گذر گئے ہیں۔ کہ کسی نے آج تک نبوت کا دعوےٰ کر کے کامیابی نہیں حاصل کی۔" اسی مدعا کا اظہار کرتے ہیں۔ جس کا اظہار اس سے قبل حضور ان الفاظ میں فرما چکے تھے۔ کہ

"دنیا میں ہر زمانہ میں ایک نبی کا پیدا ہونا اور ایک نئے مذہب کا قائم ہونا ظاہر کرتا ہے۔ کہ اس زمانہ میں ویسا ہی ہونا چاہیئے۔ مگر پہلے نبیوں نے اپنے آپ کو خاتم النبیین نہیں ظاہر کیا۔ اس لئے ان کے بعد کسی اور نبی کا آنا ضروری تھا۔ اگر ایک خاص ملک میں ایک وقت تک کوئی نبی نہ آیا۔ تو کیا ہوا۔ کل دنیا میں کہیں نہ کہیں آتے رہے......... مگر جب نبی کریمؐ نے رسالت کا دعوےٰ کیا۔ اور خاتم النبیینؐ ہونے کا اقرار کیا۔ اور بڑے زور سے اس بات کی منادی کی۔ کہ قرآن شریف کے بعد کوئی کتاب خدا تعالےٰ کی طرف سے نہیں آئے گی۔ جو اس کو منسوخ کرے۔ اور اس کی سچی تعلیم ہر زمانہ ہر مقام اور ہر حالت کے لئے موزوں ہے۔ اور میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ جو میرے واسطہ کے بغیر خدا تعالےٰ سے تعلق پیدا کرے۔ اور دنیا سے کامیابی کے ساتھ جائے۔ تو ہم دیکھتے ہیں۔ کہ کہیں بھی دنیا کے کسی حصہ میں بھی کسی شخص نے ایسا دعویٰ نہیں کیا۔ کہ میں خدا کی طرف سے ایک کتاب لایا ہوں۔ جو قرآن شریف کو منسوخ کرتی ہے۔ پس دیکھو کہ یہ ایک بڑی بھاری پیشگوئی ہے۔ جو پوری ہو رہی ہے۔ اور ہر زمانہ۔ ہر حالت میں اور ہر مقام کے لوگوں پر ثابت کر رہی ہے۔ کہ قرآن شریف کی ہر بات پکی اور ہر دلیل زبردست ہے۔" (تشحیذ الاذہان جلد دوم صفحہ ۹۵-۹۶)

اب ایڈیٹر صاحب "پیغام" بتائیں کہ ان کے پیش کردہ حوالہ میں کوئی ایسی بات ہے۔ جو سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی کسی اس سے قبل کی یا بعد کی تحریر یا تقریر کے خلاف ہے۔ یہی وہ حوالہ ہے۔ جس پر ایڈیٹر صاحب "پیغام" کو ناز ہے۔ اور جس پر انہوں نے اپنی نیرنگیوں کی عمارت قائم کی ہے۔ اس کے خلاف انہوں نے جس قدر حوالہ جات پیش کئے ہیں۔ ان میں سے ایک بھی اس کے خلاف نہیں ہے۔

اس کے علاوہ اگر بالفرض اس زیر بحث حوالہ سے قبل کی حضور کی کوئی ایسی تحریر وغیرہ موجود نہ ہوتی۔ جس میں تصریح سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت و رسالت کا اثبات کیا گیا ہو۔ اور یہ زیر بحث حوالہ ذوالوجہین یا محتمل الوجوہ ہوتا۔ تو ایسی صورت میں یہ احتمال ممکن تھا۔ کہ شائد اس کے لکھنے کے وقت حضور کا عقیدہ وہ نہ ہو۔ جو اس کے بعد کی تحریرات و تقریرات بتاتی ہیں۔ مگر جب اس کے قبل کی آپ کی تحریرات و تقریرات میں بھی اسی طرح نبوت کا اثبات موجود ہے۔ جیسا کہ بعد کی تحریرات میں۔ تو ایسی صورت میں کسی اور معنی کا احتمال کیونکر ہوسکتا ہے۔ مثال کے لئے میں رسالہ تشحیذ الاذہان میں سے صرف ایک حوالہ بطور نمونہ پیش کرتا ہوں۔ حضور تحریر فرماتے ہیں

"ہر ایک نبی سے اس کی قوم مخالفت کرتی ہے۔ اور آخر میں اس رسول کی فتح اور مخالفین کی ذلت ہوتی ہے۔ اس موجودہ نسل کے اول پیغمبر حضرت آدم علیہ السلام سے بھی مخالفت کی گئی......... بعد ازاں جتنے پیغمبر، رسول یا نبی آئے۔ سب کی مخالفت کی گئی............ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں ہر ایک شرارت جو ایک شریر اور بدباطن کے ذہن میں آسکتی تھی۔ وہ عمل میں لائی گئی۔ لیکن انجام کار اس نبی اولوالعزم کی فتح ہوئی......... اب یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ اس زمانہ میں کسی نبی کی ضرورت ہے۔ یا نہیں......... جہاں تک دیکھا جاتا ہے۔ اس زمانہ سے بڑھ کر دنیا میں کبھی فسق و فجور کی ترقی نہیں ہوئی......... یہ ایک عجیب بات ہے۔ کہ ہر ایک قوم نے اس وقت ایک رسول کے آنے کی گواہی دی ہے...

ہمارے پیارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نشانات اس نبی کی پہچان کے بتائے ہیں۔ اور اس کے پہچاننے کے لئے جو آسانیاں پیدا کر دی ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ہمارے رسول کریم کا مرتبہ کس قدر بلند اور بالا تھا...... جس شخص نے آنا تھا وہ آچکا۔ اب انتظار فضول ہے۔ تھوڑوں نے اسے قبول کیا۔ اور بہتوں نے انکار کیا۔ جیسا کہ پہلے رسولوں کے متعلق سنت اللہ چلی آتی ہے۔ اب بھی ویسا ہی ہوا۔" (تشحیذ جلد اول نمبر ا)

ایڈیٹر پیغام کو اس بات کا تو اقرار ہے کہ جب تک سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی نبوت و رسالت کے (بقول ایڈیٹر پیغام) قائل نہ تھے۔ اس وقت تک آپ حضرت اقدس کو اپنی تحریروں اور تقریروں میں نبی نہیں کہا کرتے تھے اور جب سے حضور کو آپ نبی اور رسول مانتے ہیں۔ اسی وقت سے حضور کو اپنی تحریروں اور تقریروں میں ان ناموں کے ساتھ عام طور پر پکارتے ہیں۔ پس جب ثابت ہو گیا۔ کہ آپ شروع سے حضرت اقدس کو عام طور پر نبی اور رسول کے نام سے پکارتے ہیں۔ اور کسی ایسے نام سے کبھی نہیں پکارتے۔ جو نبوت کی نفی کرتا ہو۔ تو ایڈیٹر صاحب پیغام کے اپنے اقرار سے ثابت ہو گیا۔ کہ حضور شروع سے حضرت اقدس کو نبی اور رسول مانتے ہیں۔ ایڈیٹر پیغام کے الفاظ اس بارہ میں یہ ہیں "حضرت مسیح موعود کی نبوت کا عقیدہ انہوں نے ایجاد کیا۔ اور عام طور پر آپ کو نبی اللہ لکھنا اور کہنا شروع کر دیا"

خاکسار محمد اسمٰعیل (مولوی فاضل) قادیان (پنجاب) ۲۰ر نومبر ۱۹۲۸ء

منارۃ المسیح کیلئے مزید چندہ کی ضرورت

"منارۃ المسیح کی تکمیل کے لئے ابھی سات ہزار روپے کی ضرورت ہے۔ اس لئے صدر انجمن نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ستر آدمیوں کو اور شامل کیا جائے۔ لہذا بذریعہ اعلان تمام جماعتہائے احمدیہ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ ستر آدمی سو سو روپیہ بہت جلد بھیجدیں تاکہ ان کے نام بھی کندہ کرائے جا سکیں۔ جن کی طرف سے روپیہ پہلے پہنچیگا۔ انہیں ترجیح ہو گی۔ جن احباب کے نام ہنوز درج فہرست نہیں ہیں اور وہ روپیہ دے چکے ہیں ضرور مطلع فرمائیں

ذوالفقار علیخاں ناظر اعلےٰ قادیان

جلسہ پر آنیوالوں کے متعلق ضروری اعلان

اس سال موسم برسات خشک گذر جانے کیوجہ سے قادیان کے ارد گرد کسیر بالکل نہیں ہوئی۔ اور یہ ہمارے احباب کو بخوبی معلوم ہے کہ کسیر کے بغیر زمین کے فرش پر بستر ہ کرنا کس قدر بار جات کو چاہتا ہے اس لئے میں تمام آنیوالے اصحاب کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ وہ اپنے ہمراہ نیچے بچھانے کیلئے گرم رضائی وا کپڑا ضرور لائیں۔

سید محمد اسحٰق ناظر ضیافت

سکھر میں دھرم بھکشو کا احمدی مبلغ سے مباحثہ کرنے سے فرار

مورخہ ۱۶-۱۷-۱۸-۱۹ر نومبر کو آریہ سماج سکھر کا سالانہ جلسہ تھا۔ چونکہ سیکرٹری صاحب آریہ سماج گفتگو کے دوران میں کہا کرتے تھے۔ ان کی طرف سے تمام مذاہب کو چیلنج مباحثہ دیا جاویگا۔ اگر کسی فرقہ یا مذہب کے کسی فرد کو یہ بات منظور ہو۔ تو وہ ۱۶ر نومبر سے قبل شرائط طے کر لیں۔ تاکہ جلسہ کے موقعہ پر مباحثہ ہو جائے۔ اس لئے ہم نے ۱۲ر نومبر کو انہیں چٹھی لکھی۔ کہ تمہارا موعودہ چیلنج آج تک نہیں ملا۔ اگر آپنے چیلنج دینا ہے۔ تو جلدی کیجئے۔ جماعت احمدیہ سکھر منظور کرنے کے لئے تیار ہے۔ اس پر انہوں نے ایک اشتہار اور ایک خط ہمارے پاس بھیجا جس پر لکھا تھا جس انجمن یا فرد کو شنکا سمادھان کرنا ہو۔ وہ اپنا نام اور شنک جو اسے آریہ مذہب کے کسی عقیدہ پر ہو۔ ۱۶ر نومبر سے پہلے ہمیں بھیجدے اور شرائط بھی طے کر لے۔ ہم نے جواباً لکھا۔ آپ کی زبانی گفتگو میں چیلنج مباحثہ کا وعدہ تھا۔ اور اشتہار و خط میں شنکا سمادھان کا ذکر۔ اگر شنکا سمادھان (ازالہ شکوک) سے آپ کی مراد مباحثہ ہو۔ تو چیلنج منظور ابھی شرائط طے کر لیں۔ اگر شنکا سمادھان سے مراد محض ازالہ شکوک ہی ہے (جو واقعی درست ہے) تو شرائط جو اب آپ نے پیش کی ہیں فضول ٹھہریں۔ ہاں اگر آپ حفظ امن کے لئے کوئی شرط اور شنکا سمادھان کے اصل مقصد سے دور نہ جانے کے متعلق کوئی شرط پیش کریں۔ تو ہمیں منظور ہے۔ پھر ہم نے اپنے دوسرے خط میں لکھا کہ آپ کے کہنے کے مطابق حفظ امن کا ذمہ آپ کا ہے اور الزامی جوابات جو شنکا سمادھان کے مقصد کے خلاف ہیں۔ نہ دئے جائینگے۔ آپ وقت مقرر کریں۔ ہم مولوی عبد الغفور صاحب مولوی فاضل اور عاجز محمد حسین خاں سکرٹری انجمن احمدیہ گفتگو کرنے کیلئے آتے ہیں۔ اور ہم وہاں پہونچ گئے۔ اس پر آریہ کمپ میں کھلبلی مچ گئی۔ آج تک تو ان کو ان پڑھ سندھیوں سے واسطہ پڑا تھا۔ اب شنکا سمادھان کے لئے مولوی عبد الغفور صاحب مولوی فاضل کا نام ان کے سامنے تھا۔ آریہ بیچارے بھی کیا کرتے۔ آخر انہوں نے خط کا کوئی جواب نہ دیا۔ اور زبانی کہدیا کہ اگر دھرم بھکشو آ گئے تو موقعہ دیا جائیگا۔ ورنہ نہیں۔ اس پر عاجز نے کہا۔ اشتہار میں کہاں لکھا ہے۔ کہ دھرم بھکشو جب تک نہ آئے موقعہ نہ دیا جائے گا۔ نیز آپ کے نزدیک سوامی شردانند وغیرہ دھرم بھکشو سے زیادہ ماہر وید ہیں۔ پھر جبکہ اعتراض ویدوں پر ہونگے۔ تو دھرم بھکشو کی انتظار کا کیا مطلب۔ اس پر آریہ سماج کے منتری بابو کھیم چند صاحب نے اپنی بے بسی کا اظہار کرتے ہوئے بصد عجز کہا۔ دھرم بھکشو کے آنے تک اس بیالہ کو ٹال دیا جائے۔ اس پر مولوی عبد الغفور صاحب نے آنکی التجا منظور کر لی۔ ۱۸ر نومبر کی شام کو دھرم بھکشو پہونچا۔ اور ۹ بجے رات تقریر شروع کی۔ مگر اس وقت دھرم بھکشو پہلا دھرم بھکشو نہ رہا تھا جو کچھ وہ آج سے پہلے سندھ میں خرافات بکا کرتا تھا۔ ان کو چھوڑ کر اس نے ایک نیا رنگ اختیار کیا۔ پہلے غیر احمدیوں عیسائیوں وغیرہ کو احمدیوں کے خلاف بھڑکانے کی ناکام کوشش کی۔ پھر مسلمانوں کو سینے وسیع کرنے اور اپنے آپ کو نیک نیت اور ہادی کہنے لگا۔

اس تقریر میں دھرم بھکشو نے جس قدر اعتراض کئے ان کے جواب مولوی صاحب نے ۲۴ر نومبر کو ایک علیحدہ جلسہ میں دئے۔

آخری روز ۲ بجے دوپہر سے ۵ بجے تک کا وقت شنکا سمادھان کے لئے تھا۔ ابھی تک آریوں نے ہمارے خط کا تحریری جواب نہیں دیا تھا۔ صرف زبانی کہتے تھے۔ کہ آپ کو کم از کم دو گھنٹہ وقت دیا جائیگا۔ اور حفظ امن کی ذمہ دار آریہ سماج ہوگی۔ چار بجے پہلے تو پریذیڈنٹ نے کہدیا۔ کہ وقت صرف آدھ گھنٹہ ملیگا۔ پھر ایک سکھ دوست نے اپنا وقت ہمارے لئے چھوڑ دیا۔ اس پر آریہ صاحبان نے ایک گھنٹہ وقت مقرر کیا۔ مولوی صاحب نے خط کا جواب مانگا تو فرمانے لگے کہ لکھکر تو ہم کچھ دیتے نہیں۔ ہاں زبانی سب کچھ منظور ہے۔ آخر مولوی صاحب نے تقریر شروع کی۔ اور شروع میں پبلک کے سامنے دھرم بھکشو کے رات والے الفاظ دہرائے۔ کہ انہوں نے کہا تھا سینوں کو وسیع کرنا چاہئیے۔ اور چونکہ ناصح اور ہادی اپنی نیت کی صفائی کی وجہ سے سچ کہنے سے رکا نہیں کرتے۔ اس لئے الحق مر کے مطابق بعض مریض دلوں کو سچی باتیں کڑوی لگتی ہیں۔ جو دراصل کڑوی نہیں ہوتیں۔ چونکہ اب میں بھی محض خلوص نیت سے بعض سچے اعتراض پیش کرنیوالا ہوں۔ اس لئے اگر کسی صاحب کو میرے سچے الفاظ تلخ گزریں۔ تو پنڈت دھرم بھکشو کے الفاظ سے فائدہ اٹھائیں۔ اتنا کہنا ہی تھا کہ دھرم بھکشو اور پریذیڈنٹ آریہ سماج کو ایک بہانا فرار کا مل گیا۔ کہنے لگے جب تک آپ ہادی اور ناصح کا لفظ واپس نہیں لینگے ہم شنکا سمادھان نہیں کرینگے۔ مولوی صاحب نے ہر چند کہا یہ تو دھرم بھکشو کے الفاظ ہیں۔ اور میں بھی درست۔ لیکن اگر یہ الفاظ آریہ مترون کے نزدیک استعمال کرنے سے ان کی ہتک ہے۔ تو دھرم بھکشو کو واپس لینے چاہئیں۔ لیکن پریذیڈنٹ صاحب نے ایک نہ مانی۔ آخر ان کی گھبراہٹ کو دیکھ کر سیٹھ ست رام داس صاحب نے کہا۔ آپ کیوں ضد کرتے ہیں۔ مولوی صاحب کا اعتراض تو سن لیں۔ لیکن آریوں کو تناسخ اور نیوگ جیسے مسائل کی فکر مولوی صاحب کے مقابلہ کی تاب نہ لانے دیتی تھی۔ آخر دھرم بھکشو نے کہا ہم شنکا سمادھان نہیں۔ بلکہ آپ سے مناظرہ ہی کرینگے۔ مولوی صاحب نے فوراً منظور کر لیا۔ لیکن دھرم بھکشو پھر بھاگا اور کہا مولوی عبد الغفور سے نہ ہم شنکا سمادھان کرینگے۔ اور نہ مباحثہ ہم پرتی ندھی سبھا کی طرف سے تمام احمدیہ قوم اور ان کے امام کو چیلنج دیتے ہیں۔ کہ وہ ہمارے ساتھ مباحثہ کریں۔ اس پر عاجز نے کہا۔ آپ یہ الفاظ لکھدیں۔ اور اب ہم مباحثہ کی کارروائی شروع کریں۔ اس پر